﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۲۷؍دسمبر ۲۰۰۲ء | ۲۲؍شوال ۱۴۲۳ ہجری قمری — ۲۷؍فتح ۱۳۸۱ ہجری شمسی | شمارہ ۵۲

حفظ قرآن کی دعا

آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو یہ دعا سکھائی:

اے اللہ! اے رحمٰن! مَیں تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو میرے دل میں اپنی پاک کتاب کے حفظ کو جس طرح تو نے مجھے سکھایا ہے خوب پختہ کردے اور مجھے توفیق دے کہ مَیں اس کو اس طرح پڑھوں جو تجھے راضی کردے۔

(جامع ترمذی۔کتاب الدعوات باب فی دعاالحفظ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام﴾

نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔

صلاح، تقویٰ، نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئے۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔

"سچی اطاعت ایک موت ہے جو نہیں بجالاتا وہ خدا تعالیٰ سے شطرنج بازی کرتا ہے کہ مطلب کے وقت تو خدا سے خوش ہوتا ہے اور جب مطلب نہ ہو تو ناراض ہو گیا۔ مومن کا یہ دستور نہیں چاہئے۔ بھلا غور تو کرو کہ اگر خدا تعالیٰ ہر ایک میدان میں کامیابی دیتا ہے اور کوئی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ آوے تو کیا سب جہاں موحد نہیں ہو سکتا؟ اور خصوصیت کیا رہے گی۔ اسی لئے جو مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا تعالیٰ اسی سے خوش ہوگا۔

نماز ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔ چاہئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے۔ اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے۔ جب یہ حالت ہو گی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاویں گے۔

معرفت بھی ایک شئے ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔ جیسے جو شخص سم الفار سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا۔ ایسے جب تم کو معرفت ہو گی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھے گا اور نماز خود دعا ہے۔ نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔ معرفت صرف قول سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بڑے بڑے حکیموں نے خدا کو اس لئے چھوڑ دیا کہ ان کی نظر مصنوعات پر رہی اور دعا کی طرف توجہ نہ کی۔ جیسا کہ ہم نے براہین میں ذکر کیا ہے۔ مصنوعات سے تو انسان کو ایک صانع کے وجود کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ ایک فاعل ہونا چاہئے۔ لیکن یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ ہے بھی۔ ہونا چاہئے اور شئے ہے اور ہے اور شئے ہے۔ اس ہے کا علم سوائے دعا کے حاصل نہیں ہوتا۔ عقل سے کام لینے والے ہے کے علم کو نہیں پاسکتے۔ اسی لئے ہے کہ خدا را بخدا تواں شناخت لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ کے بھی یہی معنے ہیں کہ وہ صرف عقلوں کے ذریعہ سے شناخت نہیں کیا جاسکتا بلکہ خود جو ذریعے اس نے بتلائے ہیں ان سے ہی اپنے وجود کو شناخت کرواتا ہے اور اس امر کے لئے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ . صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ جیسی اور کوئی دعا نہیں ہے۔

صلاح تقویٰ، نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئے۔ مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے۔ اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچالے۔ یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بد چلن ہو تو اس کو سر دست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس باز آجا۔ پس جیسے رفق، حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اُسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے"۔ (ملفوظات جلد ۶۔ صفحہ ۳۶۷۔۳۶۹۔ مطبوعہ لندن)

آنحضرت ﷺ کی رحمت کے سائے سب دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس دنیا میں بھی آپ کی شفاعت کے نتیجہ میں بہت سے گنہگار بخشے جائیں گے۔ پس آنحضرت ﷺ پر دن رات درود بھیجیں۔

یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان میں سب کو آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے نتیجہ میں شفا کے معجزے دکھائے۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت رؤوف کے تعلق میں رحمت و شفقت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۰؍۱۲؍۲۰۰۲ء

(لندن: ۲۰؍دسمبر) سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدائے رؤوف و رحیم کے فضل و کرم سے بسلسل بہتری کی طرف مائل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ کی دفتری مصروفیات کے علاوہ دیگر پبلک مصروفیات میں بھی بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ روزانہ عام ملاقاتوں کے علاوہ ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں اور سوال و جواب اور مجالس عرفان میں بھی حضور ایدہ اللہ رونق افروز ہوتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ دنیا بھر کے احمدی اپنے پیارے آقا کو ایم ٹی اے پر دیکھ کر آپ کی زیارت سے اپنے قلب و نظر کی تسکین اور راحت کا سامان کرتے ہوں گے اور آپ کے تازہ بتازہ کلمات و فرمودات سے فیضیاب ہو رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کو جلد از جلد مکمل صحت عطا فرمائے اور ہر قسم کی کمزوری کے اثرات کو کلیۃً ختم کردے اور آپ کی بابرکت سیادت میں احمدیت کا

قافلہ شاہراہ غلبہ اسلام پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے افضال و برکات کے سایہ تلے تیزی سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔

آج حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد فضل لندن میں گزشتہ خطبہ جمعہ کے مضمون کے تسلسل میں اللہ تعالیٰ کی صفت رأفت کے تعلق میں آیت قرآنی، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات و واقعات کے حوالہ سے مختلف پہلوؤں کا ذکر فرمایا۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان فرمائی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں لمبی نماز پڑھاؤں۔ پھر میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کر لیتا ہوں تا کہ بچے کی ماں کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔

حضور نے بتایا کہ علامہ ابو حیان الاندلسی نے لکھا ہے کہ رأفت، رحمت کی نسبت زیادہ بلیغ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مگر مجھے ان کی اس بات سے اتفاق نہیں۔ بلکہ رحمت زیادہ بلیغ ہے۔ آنحضرتؐ کے متعلق ذکر ہے کہ آپ مومنوں کے لئے رؤوف ہیں مگر آپ کو رحمۃ للعالمین فرمایا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے آنحضرتؐ کے رحمت للعالمین ہونے کے تعلق میں چند مثالیں بھی بیان فرمائیں۔ حضور نے ابو جہل کے بیٹے عکرمہ کے متعلق بتایا کہ وہ رسول اللہ سے شدید نفرت کرتے تھے۔ مکہ فتح ہوا تو وہاں سے بھاگ گئے۔ ان کی بیوی نے آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ عکرمہ کو معاف کر دیا جائے تو آپؐ نے عکرمہ کو معاف کر دیا۔ عکرمہ کے لئے امان نامہ عطا فرمایا۔ عکرمہ کو یقین نہیں آتا تھا کہ مجھے بھی رسول اللہ معاف فرما سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ تو سب جہانوں کے لئے رحمت تھے۔ بڑوں کے لئے چھوٹوں کے لئے، جانوروں کے لئے، نباتات کے لئے۔ کوئی پہلو بھی رحمت کا ایسا نہیں جو آپ نے اختیار نہ کیا ہو۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے بعض امثلہ بھی دیں۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی بھی آپ کا رحمت کا پہلو ایسا نہیں جو سب پر چھایا ہوا نہ ہو۔ کسی اور نبی کے متعلق آپ یہ لقب نہیں پڑھیں گے کہ وہ رحمت للعالمین ہے۔ اس پہلو سے آپ کی رحمت کے سائے سب دنیا پر چھائے ہوئے ہیں اور اس دنیا میں بھی آپ کی شفاعت کے نتیجہ میں بہت سے گنہگار بخشے جائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ پس آنحضرت ﷺ پر دن رات درود بھیجیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان میں سب کو آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے نتیجہ میں شفا کے معجزے دکھائے۔ آنحضرتؐ کی شفاعت ساری شفاعتوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ قیامت کے روز تک رسول اللہ کی شفاعت کام کرے گی۔ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کی شفاعت کا ہمیں بھی وارث بنائے اور ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے مستحق ٹھہریں۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی رسول اللہ ﷺ کی غلامی کی برکت سے شفقت اور رحمت کی بہت توفیق ملی۔ اس ضمن میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے دشمنوں سے اور دوستوں سے رحمت و شفقت کے بعض واقعات بھی بیان فرمائے اور آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد بھی پڑھ کر سنایا۔

آج کے خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے کئی واقعات اپنی یادداشت سے بیان فرمائے جو نوٹس وغیرہ کی صورت میں آپ کے سامنے نہ تھے۔ ایک لمبی علالت کے بعد آج کا خطبہ بھی نسبتاً طویل تھا۔ دنیا بھر کے تمام مخلص احمدی اپنے پیارے آقا کی صحت کی پراگرس سے بیحد مسرور اور اللہ تعالیٰ کے احسان پر اس کے شکر گزار ہیں اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے بھرے ہوئے اور آنکھیں جذبات تشکر سے نمناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ پیارے آقا کو بھرپور صحت کے ساتھ اپنے غیر معمولی فضلوں سے معمور لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ معاندین اور منافقین کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرے۔ اور اپنی قدرت و رحمت کے عظیم الشان نشانوں سے مومنوں کی تقویت ایمان کے سامان فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

وقف جدید کا مالی سال ۲۰۰۲ء

وقف جدید کا مالی سال ۳۱ر دسمبر ۲۰۰۲ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ جنہوں نے ابھی تک کسی وجہ سے اپنے وعدہ کے موافق پوری ادائیگی نہیں کی وہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے ادائیگی فرمادیں اور جو ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم ہیں وہ اس میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان وقف جدید خصوصی مساعی بروئے کار لائیں۔

تمام امراء کرام، مبلغین کرام اور صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وصولی کی رپورٹ ۳۱ر دسمبر ۲۰۰۲ء تک وکالت مال لندن کو پہنچانے کا انتظام فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

میرے آقا کو دے شفا پیارے

وہ جو محبوب سب کا پیارا ہے
دل کی تسکین وہ ہمارا ہے
اے مرے شافی و قدیر خدا
تیری رحمت کا ہی سہارا ہے
جام خوشیوں کا پھر پلا پیارے
میرے آقا کو دے شفا پیارے

ہر کٹھن وقت ٹل ہی جاتا ہے
دلِ پژمردہ چین پاتا ہے
ہاں دعاؤں سے التجاؤں سے
خود تُو بندے کے پاس آتا ہے
کتنا پیارا ہے تُو مرے پیارے
میرے آقا کو دے شفا پیارے

تو نے ہر دم دیا ہمارا ساتھ
تیرے در سے پھریں نہ خالی ہاتھ
دل ہے اب بھی جھکا ترے آگے
کوئی مشکل نہیں ترے آگے
میری ڈھارس بندھا مرے پیارے
میرے آقا کو دے شفا پیارے

بخش دیتا ہے تُو گناہوں کو
ڈھانپ لیتا ہے سب خطاؤں کو
اپنے پیاروں سے اس سے بڑھ کے سلوک
کون جانے تیری اداؤں کو
ہم پہ الفت کی اک نظر پیارے
میرے آقا کو دے شفا پیارے

ہم گنہگار بندے تیرے ہیں
غم کے سائے بہت گھنیرے ہیں
سایہ بن کے رہا ہمارے ساتھ
کتنے مشکل تھے دن جو پھیرے ہیں
اب بھی فریاد ہے مرے پیارے
میرے آقا کو دے شفا پیارے

ہیں محبت کے سلسلے اس سے
ہم کو بخشے ہیں ولولے اس نے
ہر خوشی، غم میں وہ رہا ساتھی
دئے جینے کے حوصلے اس نے
اس کا ہر دکھ مٹا مرے پیارے
میرے آقا کو دے شفا پیارے

ذات اس کی بہت ہی پیاری ہے
اس سے گلشن کی آبیاری ہے
میرے مولا! ترے کرم سے ہی
شبِ تاریک پھر نکھاری ہے
لوٹ آئیں وہ نور کے دھارے
میرے آقا کو دے شفا پیارے

(مبشرہ بشارت۔ ربوہ)

نئے عہدنامہ کے الہامی مقام کا جائزہ

تاریخی حقائق۔اناجیل کے باہمی اختلافات وتضادات

محققین بائبل کے اعترافات

مشہور پادری وھیری کے قرآن مجید پر اعتراضات کے جواب میں ایک ٹھوس علمی و تحقیقی مقالہ

(میر محمود احمد ناصر)

(دوسری اور آخری قسط)

پطرس کا دوسرا خط اگرچہ وضاحتًا کہتا ہے کہ "شمعون پطرس کی طرف سے جو یسوع مسیح کا بندہ اور رسول ہے ان لوگوں کے نام جنہوں نے ہمارے خدا اور منجی یسوع مسیح کی راستبازی میں ہمارا قیمتی ایمان پایا ہے"۔

مگراس کے باوجود بالعموم مسیحی مصنفین و علماء یہ لکھتے ہیں کہ یہ خط پطرس حواری کا نہیں ہے۔ ماضی میں بھی بعض بزرگ مسیحی اس بات کا انکار کرتے رہے ہیں کہ یہ خط پطرس کا ہے اور اب تو غالبًا غالب اکثریت پطرس کے مصنف ہونے سے انکاری ہے۔Interpreters Bible جو بالعموم روایتی مسیحی عقیدہ کے حق میں بات کرتی ہے اس بارہ میں لکھتی ہے:

"When Irenaeus(Ca.AD.185) quoted words 'said by Peter', he invariably had in mind passages from I peter. His introductory formula, 'Peter says in his epistle,' implies that he recognised only one epistle as by Peter. He may have known only one epistle under Peter's name. Conceivably, however, he knew II Peter but rejected its authenticity. Contemporary leaders in the west, such as the author of the Muratorian canon, Tertullian, and Cyprian were similarly silent regarding II Peter.

Clement of Alexandria was an Eastern contemporary of these Western leaders. Eusebius says that in his Outlines clement gave 'Concise explanations of all the canonical scriptures,' including 'disputed' writings such as 'Jude and the Apocalypse known as Peter's. His statement clearly implies an acquaintance with II Peter. Clement's extant writings, however, contain no quotations from II Peter and reflect no acquaintance with it.

The earliest explicit reference to II Peter is made by Origin (AD. 217-51). He says that Peter 'left only one epistle of acknowledged genuineness'. Without trying to account for or refute current scepticism about the authenticity of a second epistle under Peter's name, he says simply, 'This is doubtful'. Eusebius (ca AD.325) included II Peter in his New Testament with the other Catholic epistles. He recognized, however that its canonization, was the outcome of its being 'read in public in most churches' rather than the result of any certainty of its authorship by Peter. Only I Peter he says, is recognised 'as genuine and acknowledged by the elders of olden times.' II Peter is used 'along with the other scriptures' despite the tradition that 'it was not canonical.' The Judgement prevailing in the Church caused Eusebius to describe II Peter as disputed, nevertheless familiar to the majority.'

Athnasius and Augustine both recognized II Peter as canonical. Neither says anything about its authenticity. Essentially the same position is taken by the third council of carthage(AD.397). Jerome at about this time expressed the Judgement that Peter 'wrote two epistles which are called Catholic.' "Because of differences in style, however, he says that II Peter is considered by many not to have been by him."

The epistle names Peter as its author. Its message is said to be from 'Simon Peter, a Servant and apostle of Jesus Christ.'(I:I) This ascription is further emphasized by the authors allusion to Jesus prediction of Peter's martyrdom (I:14:cf. John 21: 18-19), his claim to have been with Jesus 'on the holy mountain' on the occasion of the Transfigurations (I:17-18 cf. Matth. 17:5, Mark. 9:7; Luke 9:35) and his implicit reference to I Peter as also written by him(3:1)

This Zeal of the epistle for its own authenticity creates more doubt than confidence and other data fail to support its claim. Differences in style from I Peter create insuperable difficulties for the new that the two epistles have a common author. Although both are probably pseudonymous, a strongest case can be made for the authenticity of I Peter. The possibility of Petrine authorship is definitely eliminated by data which locate the second epistle in the second century:(a) the incorporation of Jude as its second chapter;(b) the authors implicit classification of himself with a generation to whom the fathers' were known by tradition (3:2,4); (c) the recognition of Paul's letters as scripture(3:16);(d) the allusion to heretical misuse of Paul's letters (3:16)

Because he felt he wrote in Peter's spirit, this unknown Christian leader of the second century felt justified in attributing what he wrote to Peter that this was legitimate by current literary standards is shown by the titles of other second-Century such as the Gospel of Peter, the Acts of Peter, the teaching of Peter and the Preaching of Peter. Peter symbolized original and authoratative christaianity.By his authority, therefore,our author condemned heresy.

(The Interpreters Bible New York, A bingdon Press Nashville. Vol. XII)

اس حوالہ میں مضمون نگار نہ صرف اس بارہ میں مجبور ہوا ہے کہ تسلیم کرے کہ پطرس حواری کی طرف منسوب دوسرا خط پطرس حواری کا نہیں بلکہ کسی غیر معلوم شخص نے دوسری صدی میں لکھ کر پطرس کی طرف منسوب کیا ہے بلکہ یہ بھی چلتے چلتے تسلیم کرلیا ہے کہ پطرس کا پہلا خط بھی دراصل پطرس حواری کا نہیں ہے۔لہٰذا نہ ہی چار اناجیل کے علاوہ نئے عہد نامہ کی دوسری تحریرات حضرت مسیح کی ہیں نہ ہی حضرت مسیحؑ کے حواریوں کی بلکہ بعد کی تحریرات ہیں جن میں سے بعض حواریوں کی طرف منسوب کردی گئی ہیں۔

☆☆......☆......☆☆

نئے عہد نامہ کی کتب بالخصوص اناجیل اربعہ میں حضرت مسیحؑ کے معجزات اس خیال سے بیان کئے گئے ہیں کہ آپ کی الوہیت ثابت کی جائے۔ جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں نیا عہد نامہ الہامی کلام ہے، نہ الہام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، نہ اس کے مصنفین اپنے آپ کو نبی یا مُلہَم قرار دیتے ہیں اور نہ نبی ہونے کے دعویٰ کے ساتھ انہوں نے اپنی نبوت کے حق میں کوئی معجزات دکھائے کہ ثابت ہو کہ وہ نبی ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام ہے۔ نبوت تو ایک طرف اگر اناجیل اربعہ کو غور سے دیکھا جائے تو ان کا ایک ٹھوس اور مستند تاریخ نویس ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا۔

کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"مَیں نے انجیلوں پر ایک اعتراض یہ بھی کیا تھا کہ ان میں جس قدر معجزات لکھے گئے ہیں جن سے خواہ نخواہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی ثابت کی جاتی ہے وہ معجزات ہرگز ثابت نہیں کیونکہ انجیل نویسوں کی نبوت جو مدارِ ثبوت تھی ثابت نہیں ہو سکی اور نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور نہ کوئی معجزہ دکھلایا۔ باقی رہا یہ کہ انہوں نے بحیثیت ایک وقائع نویس کے معجزات کو لکھا ہو سو وقائع نویسی کی شرائط بھی ان میں متحقق نہیں کیونکہ وقائع نویس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دروغگو نہ ہو اور دوسرے یہ کہ اس کے حافظہ میں خلل نہ ہو اور تیسرے یہ کہ وہ عمیق الفکر ہو اور سطحی خیال کا آدمی نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ وہ محقق ہو اور سطحی باتوں پر کفایت کرنے والا نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ جو کچھ لکھے چشمدید لکھے محض رطب ویابس کا پیش کرنے والا نہ ہو۔ مگر انجیل نویسوں میں ان شرطوں میں سے کوئی شرط موجود نہیں تھی۔ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ انہوں نے اپنی انجیلوں میں عمداً جھوٹ بولا ہے۔ چنانچہ ناصرہ کے معنی الٹے کئے اور عمانوایل کی پیشگوئی کو خواہ نخواہ مسیح پر جمایا اور انجیل میں لکھا کہ اگر یسوع کے تمام کام لکھے جاتے تو وہ کتابیں دنیا میں سما نہ سکتیں۔ اور حافظہ کا یہ حال ہے کہ پہلی کتابوں کے بعض حوالوں میں غلطی کھائی اور بہت سی بے اصل باتوں کو لکھ کر ثابت کیا کہ ان کو عقل اور فکر اور تحقیق سے کام لینے کی عادت نہ تھی بلکہ بعض جگہ ان انجیلوں میں نہایت قابل شرم جھوٹ ہے جیسا کہ متی باب ۵ میں یسوع کا یہ قول ہے کہ "تم سن چکے ہو کہ اپنے پڑوسی سے محبت کر اور اپنے دشمن سے نفرت کر۔ حالانکہ پہلی کتابوں میں یہ عبارت موجود نہیں۔ ایسا ہی ان کا یہ لکھنا کہ تمام مردے بیت المقدس کی قبر سے نکل کر شہر میں آگئے تھے، یہ کس قدر بیہودہ بات ہے اور کسی معجزہ کے لکھنے کے وقت کسی انجیل نویس نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ اس کا چشمدید ماجرا ہے۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ وقائع نویسی کی شرائط ان میں موجود نہ تھیں۔ اور ان کا بیان ہرگز اس لائق نہیں کہ کچھ بھی اس کا اعتبار کیا جائے اور باوجود اس بے اعتباری کے جس بات کی طرف وہ بلاتے ہیں وہ نہایت ذلیل خیال اور قابل شرم عقیدہ ہے۔ کیا یہ بات عندالعقل قبول کرنے کے لائق ہے کہ ایک عاجز مخلوق جو تمام لوازم انسانیت کے اپنے اندر رکھتا ہے خدا کہلاوے؟ کیا عقل اس بات کو مان سکتی ہے کہ مخلوق اپنے خالق کو کوڑے مارے اور خدا کے بندے اپنے قادر خدا کے منہ پر تھوکیں اور اس کو پکڑیں اور اس کو سولی دیں اور وہ خدا ہو کر ان کے مقابلہ سے عاجز ہو؟ کیا یہ بات کسی کو سمجھ آسکتی ہے کہ ایک شخص خدا کہلا کر تمام رات دعا کرے اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو؟ کیا کوئی دل اس بات پر اطمینان پکڑ سکتا ہے کہ خدا بھی عاجز بچوں کی طرح نو مہینے تک پیٹ میں رہے اور خون حیض کھاوے اور آخر چیختا ہوا عورتوں کی شرمگاہ سے پیدا ہو؟ کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ خدا بے شمار اور بے ابتدا زمانہ کے بعد مجسم ہو جائے اور ایک ٹکڑا اس کا انسان کی صورت بنے اور دوسرا کبوتر کی اور یہ جسم ہمیشہ کے لئے ان کے گلے کا ہار ہو جائے"۔

(کتاب البریہ۔روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۸۵،۸۷)

☆☆......☆......☆☆

انجیل کی اخلاقی تعلیمات پر ایک نظر

نئے عہدنامہ کے الہامی مقام کو اس کے مضامین کے لحاظ سے دیکھا جائے تو بھی اس کے مقام کی عظمت کا کوئی احساس پیدا نہیں ہوتا۔ مغرب کے دانشور جو عیسائیت کے روایتی عقائد تثلیث، کفارہ، الوہیت مسیح کو الوداع کہہ چکے

ہیں ابھی تک حضرت مسیحؑ کی شخصیت اور نئے عہد نامہ کی اخلاقی تعلیم سے متاثر معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت مسیحؑ کی شخصیت کے متعلق تو ہم پادری وہیری کے اعتراض کے جواب میں کچھ باتیں عرض کریں گے۔ جہاں تک اناجیل کی اخلاقی تعلیم کا تقاضا ہے اس تعلیم کو نادرۂ روزگار اور بے مثال قرار دیا جاتا رہاہے۔ کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تعلیم پر چار اصولی اعتراضات فرمائے ہیں:

(الف)......: یہ تعلیم ناقص اور نامکمل تعلیم ہے کیونکہ انسانی درخت کی شاخوں کی ایک شاخ کی آبیاری کرتی ہے۔ باقی شاخوں کو بیکار چھوڑدیاہے۔

(ب)......: یہ تعلیم نادرہ روزگار اور بیمثال نہیں بلکہ نئے عہد نامہ سے پہلے عام ملتی تھی اور پرانے عہد نامہ طالمود اور بنی اسرائیل کی دوسری کتابوں میں لفظاً لفظاً موجود ہے۔

(ج)......: خداتعالیٰ کی صفات کی جو تجلی صحیفہ فطرت اور قانون قدرت میں ہو رہی ہے یہ تعلیم ان کے مطابق نہیں۔

(د)......: حضرت مسیحؑ کی طرف جو یہ تعلیم منسوب کی جاتی ہے خود انہوں نے بطور ایک اخلاقی معلم کے اس تعلیم پر عمل نہیں کیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"انسانی قویٰ کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ حلم اور درگزر پر انجیل کی تعلیم زور دیتی ہے اور باقی شاخوں کا خون کیا ہے۔ حالانکہ ہر ایک شخص سمجھ سکتاہے کہ جو کچھ انسان کو قدرتِ قادر نے عطا کیاہے کوئی چیز اس میں سے بیکار نہیں ہے اور ہر ایک انسانی قوت اپنی اپنی جگہ عین مصلحت سے پیدا کی گئی ہے اور جیسے کسی وقت اور کسی محل پر حلم اور درگزر عمدہ اخلاق میں سے سمجھے جاتے ہیں، ایسا ہی کسی وقت غیرت اور انتقام۔ اور انتقام اور مجرم کو سزا دینا اخلاق فاضلہ میں سے شمار کیا جاتا ہے نہ ہمیشہ درگزر اور عفو قرینِ مصلحت ہے اور نہ ہمیشہ سزا اور انتقام مصلحت کے مطابق ہوتاہے۔ یہی قرآنی تعلیم ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ﴾ یعنی بدی کی جزا اسی قدر ہے جس قدر بدی کی گئی مگر جو کوئی عفو کرے اور اس عفو میں کوئی اصلاح مقصود ہو تو اس کا اجر خدا کے پاس ہے۔

(حاشیہ: قرآن شریف نے بے فائدہ عفو اور درگزر کو جائز نہیں رکھا کیونکہ اس سے انسانی اخلاق بگڑتے ہیں اور شیرازہ نظام درہم برہم ہو جاتاہے۔ اس عفو کی اجازت دی ہے جس سے کوئی اصلاح ہو سکے)

یہ تو قرآن شریف کی تعلیم ہے مگر انجیل میں بغیر کسی شرط کے ہر ایک جگہ عفو اور درگزر کی ترغیب دی گئی ہے اور انسانی دوسرے مصالح کو جن پر تمام سلسلہ تمدن کا چل رہاہے پامال کردیاہے اور انسانی قویٰ کے درخت کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ کے بڑھنے پر زور دیاہے۔ اور باقی شاخوں کی رعایت قطعاً ترک کردی گئی ہے۔ پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کراس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور بُرے بُرے ان کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاقِ کریمہ دکھلاوے۔ پس کیا ایسی ناقص تعلیم جس پرانہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خداتعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟ پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی درخت کے ہر ایک شاخ کی پرورش کرتی ہے۔ اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر زور نہیں ڈالتا بلکہ کبھی تو عفو اور درگزر کی تعلیم دیتاہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرین مصلحت ہو اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتاہے۔ پس درحقیقت خداتعالیٰ کے اس قانون قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خداتعالیٰ کا فعل نظر آتاہے ضرور ہے کہ خداتعالیٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے۔ نہ یہ کہ فعل سے کچھ اور ظاہر ہو اور قول سے کچھ اور ظاہر ہو۔ خداتعالیٰ کے فعل میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ نرمی اور درگزر نہیں بلکہ وہ مجرموں کو طرح طرح کے عذابوں سے سزایاب بھی کرتاہے۔ ایسے عذابوں کا پہلی کتابوں میں بھی ذکر ہے۔ ہمارا خدا صرف حلیم خدا نہیں بلکہ وہ حکیم بھی ہے اور اس کا قہر بھی عظیم ہے۔ سچی کتاب وہ کتاب ہے جو اس کے قانون قدرت کے مطابق ہے اور سچا قول الٰہی وہ ہے جو اس کے فعل کے مخالف نہیں۔ ہم نے کبھی مشاہدہ نہیں کیا کہ خدا نے اپنی مخلوق کے ساتھ ہمیشہ حلم اور درگزر کا معاملہ کیا ہو اور کوئی عذاب نہ آیا ہو۔ اب بھی ناپاک طبع لوگوں کے لئے خداتعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ایک عظیم الشان اور ہیبتناک زلزلہ کی خبر دے رکھی ہے جو ان کو ہلاک کرے گا۔ اور طاعون بھی ابھی دور نہیں ہوئی۔ پہلے اس سے نوحؑ کی قوم کا کیا حال ہوا، لوطؑ کی قوم کو کیا پیش آیا! سو یقیناً سمجھو کہ شریعت کا ماحصل تخلّق باخلاق اللہ ہے یعنی خدائے عزوجل کے اخلاق اپنے اندر حاصل کرنا۔ یہی کمالِ نفس ہے۔ اگر ہم یہ چاہیں کہ خدا سے بھی بڑھ کر کوئی نیک خلق ہم میں پیدا ہو تو یہ بے ایمانی اور پلید رنگ کی گستاخی ہے اور خدا کے اخلاق پر ایک اعتراض ہے"۔ (چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۵،۴۳،۳۷)

حضرت مسیحؑ کی اخلاقی تعلیم جو نئے عہد نامہ میں ہے اس کے سابقہ کتب میں پائے جانے اور ان سے ماخوذ ہونے کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں:

"صاحب ینابیع الاسلام نے اگر یہ کوشش کی ہے کہ قرآن شریف فلاں فلاں قصوں یا کتابوں سے بنایا گیاہے یہ کوشش اس کی اس کوشش کے ہزاروں حصہ پر بھی نہیں جو ایک فاضل یہودی نے انجیل کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے کی ہے۔ اس فاضل نے اپنے خیال میں اس بات کو ثابت کردیاہے کہ انجیل کی اخلاقی تعلیم یہودیوں کی کتاب طالمود اور بعض اور چند بنی اسرائیل کی کتابوں سے لی گئی ہے اور یہ چوری اس قدر صریح طور پر عمل میں آئی ہے کہ عبارتوں کی عبارتیں بعینہٖ نقل کردی گئی ہیں۔ اور اس فاضل نے دکھلادیاہے کہ انجیل مجموعہ مالِ مسروقہ ہے۔ درحقیقت اس نے حد کردی اور خاص کر پہاڑی تعلیم کو جس پر عیسائیوں کو بہت ناز ہے طالمود سے اخذ کرنا لفظ بلفظ ثابت کردیاہے اور دکھلادیاہے کہ یہ طالمود کی عبارتیں اور فقرے ہیں اور ایسا ہی دوسری کتابوں سے مسروقہ عبارتیں نقل کرکے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیاہے۔ چنانچہ خود یورپ کے محقق بھی اس طرف دلچسپی سے متوجہ ہو گئے ہیں"۔ (چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۳۹)

یہ تحقیق جس کا بیج اس زمانہ میں بویا گیا اب ایک مسلّمہ حقیقت قرار پا چکی ہے۔ معروف عالمِ بائبل Geddes Macgregor حضرت مسیحؑ کی اخلاقی تعلیم کے ذکر میں لکھتے ہیں:

"His ethical teaching was in no way radically different from the loftiest traditions of the Judaism into which he was born. This is plain from a careful reading of the Old Testament itself; the recently discovered Dead Sea Scrolls corroborate the already well established fact that as an ethical teacher Jesus gave his hearers a massage, which, however powerfully presented and convincingly demonstrated was not so distinctive as to be accounted a novel. In his ethical teaching Jesus in many ways highly conservative. True, he emphasised certain elements in the now rich Jewish tradition and disapproved of certain tendencies he noted in his development but this would be trueof any teacher worth listening to."

(The Bible in making p.24 .by Geddes Macgragor)

امریکہ کی معروف مذہبی شخصیت (اب آنجہانی) Rev.Charles Francis Potter لکھتے ہیں:

"Moreover,it is extremely embarrassing to read the best part of the Sermon on the mount,for instance, in the Enochan and other similar Essene writings, such as Jubilees, the Psalms of Solomon, and the Testamant of the twelve Patriarchs, when we have found actual pre-Christian manuscripts of them in Cave 4."

(The Lost Years of Jesus Revealed p.75. by The Rev.Dr.Charles Francis Potter)

☆☆......☆......☆☆

انجیلی تعلیم مختص الزمان، مختص القوم تھی

پادری وہیری صاحب اپنی کتابوں کو کلام الٰہی ٹھیراتے ہیں اور قرآن شریف کو افتراء (نعوذباللہ) ٹھیراتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کی کتابوں کا دائرہ خود ان کی اپنی تحریرات کے مطابق بنی اسرائیل کے لئے محدود ہے، نہ تمام دنیا کے لئے اور نہ ہمیشہ کے لئے۔ اور ان کی تعلیمات بھی ایک محدود عرصہ کے لئے اور ایک محدود دائرہ میں قابلِ عمل ہو سکتی ہیں۔ ہمیشہ کے لئے اور ساری دنیا کے لئے ان پر عمل ناممکن ہے۔ حضرت کاسر صلیب علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ماسوا اس کے قرآن شریف کے وجود کی ضرورت پر ایک اور بڑی دلیل یہ ہے کہ پہلی تمام کتابیں موسیٰ کی کتاب توریت سے انجیل تک ایک خاص قوم یعنی بنی اسرائیل کو اپنا مخاطب ٹھیراتی ہیں اور صاف اور صریح لفظوں میں کہتے ہیں کہ ان کی ہدایتیں عام فائدہ کے لئے نہیں بلکہ صرف بنی اسرائیل کے وجود تک محدود ہیں۔ مگر قرآن شریف کے مدنظر تمام دنیا کی اصلاح ہے"۔

(کتاب البریہ)

پھر فرماتے ہیں:

"عیسائیوں کے محقق اس بات کے بھی مصرّ ہیں کہ ایک عیسائی اپنے مذہب کی رو سے انسانی سوسائٹی میں نہیں رہ سکتا اور نہ تجارت کرسکتاہے کیونکہ انجیل میں امیر بننے اور کل کی فکر کرنے سے منع کیا گیاہے۔ ایسا ہی کوئی سچا عیسائی فوج میں بھی داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ دشمن کے ساتھ محبت کرنے کا حکم ہے۔ ایسا ہی اگر کامل عیسائی ہے تو اس کو شادی کرنا بھی منع ہے۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوتاہے کہ انجیل ایک مختص الزمان اور مختص القوم قانون کی طرح تھی جس کو حضرات عیسائیوں نے عام ٹھہرا کر صدہا اعتراض اس پر وارد کرائے"۔

(کتاب البریہ)

پرانے عہد نامہ کے متعلق تو مسیحی خود تسلیم کرتے ہیں کہ اس کا پیغام اور اس کی تعلیمات بنی اسرائیل کے لئے محدود تھیں مگر نیا عہد نامہ یہ بھی ظاہر کر رہاہے کہ بعد کے مسیحی خیالات کے برخلاف خود حضرت مسیحؑ اپنے مشن کو ایک محدود زمانہ کے لئے اور صرف ایک قوم کے لئے محدود سمجھتے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں:

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کرسکتے۔ لیکن جب وہ سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا"۔ (یوحنا ۱۶: ۱۲۔۱۳)

"یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کتابیں منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ مَیں تم سے سچ کہتاہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے کلموں میں سے بھی کسی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا لیکن جو ان پر عمل کرے گا اور ان کی تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا کیونکہ مَیں تم سے کہتاہوں

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اخلاقی جہاد ایک بہت بڑا اور اہم جہاد ہے اور اسلام کے عالمگیر جہاد کا ایک لازمی حصہ ہے

اخلاق سنوارنے کے دو ہی طریق ہیں۔ ایک نصیحت کے ذریعہ اور ایک عمل کے ذریعہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا سب سے بڑا ہتھیار حسن عمل تھا۔

(ہمسائیگی کے حقوق اور مہمان نوازی کے متعلق بعض احادیث نبویہ کی لطیف تشریح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۰؍مئی ۱۹۹۴ء مطابق ۲۰؍ہجرت ۱۳۷۳ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا. اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾. (سورة الدهر :۹۔۱۰)۔

قرآن کریم نے اللہ کی عبادت کے بعد جو سب سے زیادہ زور دیا ہے وہ خدمت خلق پر ہے اور حقیقت میں یہ دو ہی دین کے حصے ہیں یا اللہ کی عبادت ہے یا بنی نوع انسان سے اچھے تعلقات، خدا کی مخلوق سے محبت کرنا۔ اور بارہا پہلے بھی مَیں جماعت کو سمجھا چکا ہوں یہ دو الگ مضمون نہیں ہیں بلکہ ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں۔ جتنا آپ کو عبادت کا مفہوم سمجھ آئے گا، جتنا آپ عبادت کا حق ادا کریں گے اس کے ساتھ ساتھ ہی بنی نوع انسان سے تعلقات کی شاخ بھی نشوونما پاتی چلی جائے گی اور وہ دونوں شاخیں اکٹھی بڑھتی ہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ عبادت کی شاخ تو صحتمند ہو اور نشوونما پا رہی ہو اور بنی نوع انسان سے تعلقات کی شاخ مرجھا جائے اور اس کی جگہ بہت ہی کریہہ المنظر، کانٹے دار، کسیلی، کڑوی شاخیں نکل آئیں۔ اگر ایسا ہو تو یہ اس بات کا قطعی ثبوت ہوگا کہ عبادت کرنے والے کی عبادت رائیگاں گئی ہے۔ اس کی عبادت کے مفہوم سے کوئی آشنائی نہیں۔ وہ دھوکے میں ہے کہ عبادت کرتا ہے کیونکہ خدا کی عبادت کرنے والا خدا کی مخلوق سے محبت کے سوا اور کوئی راہ نہیں پاتا۔

پس اس پہلو سے بنی نوع انسان کے ساتھ رابطہ بڑھانے میں عبادت اور پرخلوص عبادت کا بہت گہرا دخل ہے۔ اور پُرخلوص عبادت کی پہچان انسانی سطح پر دکھائی دیتی ہے۔ جو خدا کی سطح پر ہے وہ تو آپ دیکھ نہیں سکتے۔ انسانی سطح پر جو دیکھ سکتے ہیں وہ حُسنِ خُلق سے پہچان سکتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی مخلوق سے، بنی نوع انسان سے، مجبور اور مقہور لوگوں سے خدا کا بندہ جس طرح سلوک کرتا ہے اسی حد تک اس کی عبادت خدا کے ہاں مقبول دکھائی دینے لگتی ہے۔ پس اس پہلو سے مَیں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ان احادیث کا انتخاب کیا ہے۔ بکثرت ایسی احادیث ہیں اور حقیقت میں ان پر احاطہ نہیں ہو سکتا، جن کا بنی نوع انسان کے باہمی تعلقات سے تعلق ہے اور انسان کے اخلاق کی تعمیر کرنے والی احادیث ہیں کیونکہ آپ کے اخلاق کی تعمیر کا آغاز آپ کے گھر سے ہوتا ہے، آپ کے اخلاق کی تعمیر کا آغاز گھر سے ہو کر ہمسایوں پر اثر دکھاتا ہے۔ ہمسایوں کے بعد پھر یہ باہر کا رخ اختیار کرتا ہے۔ درجہ بدرجہ، سلسلہ بہ سلسلہ اپنوں سے غیروں کی طرف سفر شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ اس سفر کے نتیجہ میں آپ کو انسانیت کا نیا عرفان نصیب ہونے لگتا ہے۔ تعلقات کے ذوق بلند ہونے لگتے ہیں یہاں تک کہ کل تک جو غیر تھا وہ اپنا دکھائی دینے لگتا ہے اور جو اپنے ہیں وہ اپنے رہنے کے باوجود غیروں کے حقوق پر دخل انداز نہیں ہو سکتے یعنی اپنائیت کا ایک نیا مضمون انسان کے سامنے ابھرتا ہے۔

اگر خدا کے تعلق میں انسان کے تعلقات کا دائرہ نہ بڑھے تو پھر اپنے اپنے رہتے ہیں اور ہر حالت میں ان کے مفادات کو انسان دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔ لیکن یہ جو سفر ہے جس کی طرف مَیں آپ کو بلا رہا ہوں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ساری زندگی اختیار فرمایا اور تمام بنی نوع انسان کو اسی طرف آنے کی دعوت دی یہ مضمون اور ہے، اس عام انسانی تعلق سے مختلف۔ اس مضمون کی رو سے آپ کے جو اپنے گھر والوں سے تعلقات درست ہوتے ہیں اور اسوہ نبویؐ پر درست ہوتے ہیں تو پھر وہاں ٹھہرتے نہیں۔ پھر ہمسایوں کے ساتھ تعلقات استوار ہوتے ہیں اور درست ہوتے ہیں۔ پھر ہمسایوں سے آگے بڑھ کر اہل محلّہ اور اہل شہر اور اہل ملک یہاں تک کہ یہ پھیلتے چلے جاتے ہیں اور تمام حدود اس بات سے عاری ہو جاتی ہیں کہ ان کو روک سکیں اور محدود جگہ میں مقید کر سکیں۔ علاقائی حدود کو بھی یہ تعلقات پھلانگ جاتے ہیں۔ رنگ کی حدود کو بھی یہ تعلقات پھلانگ جاتے ہیں۔ نسلی حدود کو بھی یہ تعلقات پھلانگ جاتے ہیں یہاں تک کہ عالمی صورت اختیار کر جاتے ہیں اور وہاں پھر کُل عالَم اپنا ہی خاندان کا ایک حصہ دکھائی دینے لگتا ہے اور اسی کے نتیجہ میں سچا انصاف جنم لیتا ہے۔ ورنہ اگر اپنوں اور غیروں میں فرق دکھائی دیتا رہے تو پھر حقیقت میں آپ انصاف کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ تبھی قرآن کریم نے اس مضمون کو بڑھاتے بڑھاتے اِيْتَاۤءِ ذِى الْقُرْبٰى تک پہنچا دیا۔ یہ مراد نہیں کہ اپنوں سے اور سلوک کرو اور ذوالقربیٰ سے اور سلوک کرو۔ ذوالقربیٰ کے سلوک سے مراد ہے ہر مومن کا ہر دوسرے سے سلوک عدل سے شروع ہوتا ہے، احسان کی تمام منازل طے کرنے کے بعد ذوالقربیٰ کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے اور پھر وہاں سارے اپنے دکھائی دیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس مضمون کو سمجھانے کی خاطر انسان کو اللہ تعالیٰ کے عیال قرار دیا اور عیال سے مراد ہے جیسے گھر کے سب افراد ہوں۔ ذوالقربیٰ کی ایک دوسری اصطلاح عیال ہے، عیالُ اللہ۔ اگر سب مخلوق اللہ کی عیال ہے تو آپ کا تعلق عیال کے تعلق میں اسی طرح ڈھلے گا جیسے گویا آپ کی عیال ہو اور یہی مضمون ہے جو مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسوہ کے حوالہ سے جماعت کو سمجھا رہا ہوں۔ عالمی تبلیغ کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے۔ عظیم عالمگیر روحانی انقلاب برپا کرنے کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے۔ اس کے بغیر آپ کو یہ اہلیت نصیب ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن جب مَیں گھروں پر نظر ڈالتا ہوں تو بہت سے گھروں کے حالات دیکھ کر دل دہل جاتا ہے کہ ہم نے تو ابھی اس سفر کا بعض جگہ آغاز بھی نہیں کیا۔ بہت سے احمدی گھر ہیں جہاں تعلقات بھیانک صورت میں پائے جاتے ہیں، جہاں باپ بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتا، بیوی خاوند کے حقوق ادا نہیں کرتی، بچے ماں باپ کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ ان کو اتنی بھی تمیز نہیں کہ روزمرہ کی زندگی میں آپس میں گفتگو کیسے کی جاتی ہے۔ تحکمات یا اعتراضات یا بد خلقی کا شکار ہو کر وہ خاندان جہنم کا نمونہ بن جاتے ہیں اور پھر آگے اولادیں اتنا دور ہٹ جاتی ہیں کہ بعض دفعہ انسان ان کے حالات پر غور کر کے حیران کیا رہا جاتا ہے، مَیں سمجھتا ہوں کہ حیرانی اس کے لئے کافی نہیں۔ بعض خط میں پڑھتا ہوں تو جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ ایک بیٹی لکھتی ہے ماں سے متعلق، ایسی بد خلق عورت ہے اور تمام عمر اس نے میرے باپ کو ایسے ایسے دکھ دیئے ہیں کہ مَیں کچھ نہیں کہہ سکتی مگر آپ جتنی نصیحت کریں میرے دل سے اس ماں کے لئے دعا نہیں نکل سکتی۔ اور ایک لڑکی اپنے باپ کے متعلق لکھتی ہے کہ ایسے ظلم کئے ہیں اس نے ماں پر اور پھر ان کے حوالے سے ہم سب پر اور یہاں تک کہ گندی گالیاں دینا تکیہ کلام بن گیا ہے۔ اور ہمارے

حوالے سے ہمارے سامنے کہتا ہے کہ یہ میری اولاد نہیں ہے۔ جہاں یہ حالات ہوں وہاں عالمگیر انقلاب کا تصور محض ایک جنت الحمقاء میں بسنے والی بات ہے، اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

پس وہ خشک شاخیں ہیں جن کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے درخت وجود کی سرسبز شاخوں میں کچھ ایسی بھی ہیں جو خشک ہو چکی ہیں۔ فرمایا یہ کاٹی جائیں گی کیونکہ اس درخت نے تو ضرور سبز و شاداب رہنا ہے۔ اس کا تو مقدر ہے کہ اس کی شاخیں تمام دنیا پر پھیل جائیں، تمام عالم پر محیط ہو جائیں اور روحانی پرندے اس میں گھونسلے بنائیں اور اس کی شاخوں میں آرام پائیں اور اس کے پھل پھول سے لذتیں حاصل کریں۔ لیکن ایسی بھی ہیں جو خشک شاخوں میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تم میرے وجود سے کاٹی جاؤ گی اور جہنم تمہارا ٹھکانہ ہے۔ اسی طرح جس طرح خشک شاخوں کے لئے آگ کے سوا اور کوئی ٹھکانہ نہیں ہوا کرتا۔ ان کا انجام اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ پس اس پہلو پر نظر پڑتی ہے تو دل دہل جاتا ہے۔

یہ مَیں جانتا ہوں اور کامل یقین ہے کہ جماعت کی بھاری اکثریت ان بدبختوں سے آزاد ہے اور مبرّا ہے لیکن بہت سے بیچ میں داخل ہیں او جماعت سے منسوب ہو رہے ہیں اور اپنے ماحول میں اپنی عفونت پھیلا رہے ہیں اور ان کے بدنمونے باہر نکلتے ہیں اور جماعت کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سب کو سنبھالنا ہمارا فرض ہے۔ محض اس لئے نہیں کہ وہ جماعت کے لئے بدنامی کا موجب ہیں بلکہ اس لئے کہ ہمدردی کے وہ بھی تو مستحق ہیں۔ ہم کیسے یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ آگ میں جلنے والی لکڑیاں ہیں ان کو جلنے دو۔ اگر یہ طرزِ عمل درست ہوتی، اگر یہی رجحان حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا رجحان ہوتا تو تمام دنیا آگ میں جل جاتی۔ ایک ایک کے لئے آپ کا دل نرم ہوا اور پگھلا، ایک ایک کے لئے آپ کی رحمت پانی بن کر برسی اور جہاں گئے وہ تلخیوں کی آگ بجھاتے رہے بلکہ آپ کی دعائیں آج کی تلخیوں کی آگ بجھانے میں مددگار ثابت ہو رہی ہیں۔ آپؐ ہی کا فیض ہے جو احمدیت بن کے ابھرا ہے اور آپؐ ہی کی رحمت اور دعاؤں کی بارشیں ہیں جو احمدیت پر برس رہی ہیں اور ہمیں دھو رہی ہیں اور ہمیں پاک کر رہی ہیں۔ پس اس پہلو سے ان لوگوں کی اصلاح کی طرف توجہ بے انتہا ضروری ہے۔ تمام دنیا کی جماعتوں کو مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ اخلاق کے مضمون کو سن کر یہ نہ سمجھیں کہ ہر انسان خود بخود سنے گا اور

> جتنا آپ کو عبادت کا مفہوم سمجھ آئے گا، جتنا آپ عبادت کا حق ادا کریں گے اس کے ساتھ ساتھ ہی بنی نوع انسان سے تعلقات کی شاخ بھی نشوونما پاتی چلی جائے گی۔

اس کے اندر پاک تبدیلی پیدا ہو جائے گی بلکہ بعض اخلاقی قدریں ایسی ہیں جن کی نظام جماعت کو بہرحال حفاظت کرنی ہوگی اور روزمرہ کی زندگی میں کسی احمدی کا کوئی ایسا فعل جو اس کے خاندان کو جہنم میں دھکیلنے والا ہو اس کو دیکھ کر جانتے بوجھتے ہوئے آپ برداشت کر جائیں اور آرام کی نیند سو جائیں، اگر ایسا ہو تو پھر آپ کے ایمان میں کوئی فرق ہے۔ اگر ایسا ہے تو آپ نے سنت کا مضمون ہی نہیں سمجھا، حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق کا مفہوم ہی آپ پر روشن نہیں ہوا۔

اس تعلق کے حوالے سے اور اس بنیادی اصول کے پیش نظر جو مَیں نے آپ کے سامنے کھول کر رکھا ہے کہ عبادت کو سچا کر دیں، عبادت میں اخلاص اور پیار کے رنگ بھر دیں جو خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق کی صورت میں منتج ہو پھر بنی نوع انسان کی طرف ویسا سفر کریں جیسا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ﴿دَنٰی فَتَدَلّٰی﴾ کی صورت میں کیا۔ خدا کے قریب ہوئے، پھر زمین پر جھک گئے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی میں ان کی بدیاں دُور کرنے میں اپنی دعائیں صرف کر دیں، اپنے پاک نمونے صرف فرما دیئے اور اس طرح رفتہ رفتہ وہ عظیم انقلاب مکہ اور مدینہ میں برپا ہوا جس نے آئندہ آنے والی دنیا کو تبدیل کرنا تھا۔ وہ ایک ایسی ساعت تھی جس کے بطن سے ایک اور ساعت نے پیدا ہونا تھا اور یہ آخرین کا زمانہ وہی زمانہ ہے جس میں آنحضرت ﷺ کے زمانے میں رونما ہونے والا انقلاب از سرِ نو رونما ہو رہا ہے اور ہو کر رہے گا، کوئی اس کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ مگر وہ بدنصیب جو اس انقلاب کی راہ میں روک بنتے ہیں، اپنے کہلا کر راستے میں روڑے اٹکاتے ہیں اور اپنی بداخلاقیوں کی وجہ سے اپنے لئے جہنم لیتے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی جہنم میں دھکیلتے ہیں، ان کی اصلاح لازماً محض دُور کی نصیحت سے نہیں بلکہ قریب کی نگرانی سے بھی کرنی ہوگی۔

> نیک ہمسائیگی ایک بہت بڑا خلق ہے اور اس کو اختیار کرنے سے انسان کئی قسم کی بدیوں سے بچ سکتا ہے اور کئی قسم کی نعمتوں کو پا لیتا ہے۔

اس لئے جماعت احمدیہ کو ہر جگہ یہ چاہئے کہ وہ اصلاحی کمیٹیاں جو اس کام کے لئے مَیں نے مقرر کی ہیں ان کو کہہ کر ایسے بداخلاق گھروں کی نگرانی کا انتظام کریں اور انہیں بار بار نصیحت سے سمجھانے کی کوشش کریں تاکہ ہر گھر میں وہ جنت پناہ لے لے (یعنی جنت پناہ لینے سے مراد میری یہ ہے کہ محمد رسول اللہ کی سنت میں ہی جنت پناہ لیتی ہے اور اس کے سائے میں آکر جنت پلتی اور نشوونما پاتی ہے، ورنہ ہم جنت کی پناہ میں آتے ہیں) تو یہ عمداً اس لئے کہہ رہا ہوں کہ وہ جنت محمد رسول اللہ کی سنت میں پناہ لے لے۔ اور اگر وہ سنت نبوی کی جنت ہے اس جنت کا سایہ پھر پھیلتا چلا جائے گا۔ یہ وہ ضروری پیغام ہے جس کے متعلق عمل میں تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔ بسا اوقات نظام جماعت تک آواز پہنچتی ہے اور کچھ دیر کے لئے گرمجوشی کا نمونہ دکھاتے ہیں پھر مدھم پڑ جاتے ہیں۔ مگر اخلاقی جہاد ایک بہت بڑا اور اہم جہاد ہے اور اسلام کے عالمگیر جہاد کا ایک لازمی حصہ ہے۔ اس لئے حتی المقدور کوشش کریں کہ ایسے لوگ بچائے جائیں اور اگر بچائے نہیں جا سکتے، پوری کوشش کے باوجود ان کو بچانا آپ کے بس میں نہیں یا آپ کی کوششیں مقبول نہیں ہوتیں اور اللہ کی تقدیر انہیں بچانے کا فیصلہ نہیں کرتی تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حکم کو یاد رکھیں کہ یہ شاخیں ہیں جو کاٹی جائیں گی، پھر ان کو ساتھ لے کر آگے نہ چلیں۔ پھر بہتر یہ ہے کہ ہلکے بدن کے ساتھ تیز تر سفر اختیار کریں اور ان شاخوں کو جن کو بچانے کی ہر ممکن کوشش آپ نے کی، ان کو کاٹ کر الگ پھینک دیں اور اس کے متعلق کاروائی میں پہلے صبر کی ضرورت ہے۔ کچھ عرصہ مسلسل صبر کے ساتھ، دعاؤں کے ساتھ، اخلاص کے ساتھ، نفرت اور خشونت کے ساتھ نہیں، نرمی اور پیار کے ساتھ ان کو نصیحت کرتے چلے جائیں، ان کے حالات درست کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو جائے اگر ایسا نہ ہو تو پھر ان کو کاٹ کر الگ پھینکنا ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ماؤف حصہ ہے جماعت کا، جس کا ساتھ رہنا دوسرے حصوں کے لئے بھی نقصان کا موجب بن سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کس قسم کے معاشرہ کو جنم دیا، کس قسم کے معاشرہ کی پرورش کی اور اس کی تعمیر فرمائی۔ چھوٹی چھوٹی بعض نصیحتوں میں اس کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق ابوذرؓ بیان کرتے ہیں: "قال قال رسول اللہ ﷺ یا نِسَآءَ الْمُسْلِمَات لَا تَحْقِرَنَّ لِجَارَ تِهَا وَلَوفرسن شاۃ"۔ مراد یہ ہے کہ کوئی عورت اپنی ہمسائی کو حقیر نہ جانے "وَلَوفرسن شاۃ" خواہ ایک بکری کے پائے کے ذریعے ہی اس کے ساتھ تعلق قائم کرے۔

اب یہ بہت ہی پاکیزہ نصیحت ہے اور بہت ہی اعلیٰ فصاحت و بلاغت کا ایک مرقع ہے۔ ہمسائی کو حقیر نہ جانے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ ہمسائی کو تحفہ دینا اس کی عزت افزائی ہے۔ اگر تم ہمسائی کو تحفہ نہیں دیتیں تو گویا تمہارے نزدیک اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اور عموماً انسان میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ اپنے برابر کو تحفے دیتا ہے یا اپنے سے بالا کو تحفے دیتا ہے اور اپنے سے چھوٹوں کو بھول جاتا ہے۔ اور یہ سلسلہ Grass Root سے یعنی گھاس کی جڑوں کی سطح سے شروع ہو کر درختوں کی چوٹیوں تک اسی طرح چلتا ہے اور انسان اپنے تعلقات میں جو تحفے تقسیم کرتا ہے اور تحفے وصول کرتا ہے وہ عموماً برابری کے دائرے میں گھومتے ہیں یا بلند تر لوگوں کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس کے خلاف بہت ہی اہم نصیحت فرمائی۔ فرمایا کہ جب تم خدا کی خاطر کچھ خرچ کیا کرو تو یاد رکھنا کہ یہ تمارے اندر ہی گھومنے پھرنے والی چیزیں نہ ہوں یہ نیچے بھی

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اتریں۔ خدا کی خاطر کرتے ہو تو خدا کے سب بندوں کا خیال رکھنا ہوگا۔ اگر خدا کے سب بندوں کا خیال نہیں رکھو گے تو تمہاری یہ نیکیاں جو بظاہر ہمسایوں سے تعلقات کی نیکیاں ہیں یا دوستوں کو تحائف پیش کرنا ہے یہ تمہارے سامنے ننگی ہو جائیں گی، یہ تمہارے نفس کی خاطر ہونگی، خدا کی خاطر نہیں ہونگی۔

جو آیت مَیں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا. اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾ (سورة الدهر: ۹، ۱۰)

کہ وہ لوگ جو خدا کی خاطر کھلاتے ہیں ان کے اندر دو صفات نمایاں پائی جاتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ ﴿عَلٰى حُبِّهٖ﴾ اللہ کی محبت کی وجہ سے کھلاتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ﴿عَلٰى حُبِّهٖ﴾ جبکہ رزق سے خود محبت ہو اور انسان خود بھوکا ہو اور خود ضرورتمند ہو اس کے باوجود وہ خرچ کرتے ہیں اور یہ دونوں معنے دراصل آپس میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ انسان ایثار اس وقت کرتا ہے جب وہ کسی سے محبت کی وجہ سے کر رہا ہو ورنہ ایثار کے کوئی معنی نہیں۔ بغیر محبت کے ایثار کا تصور ہی جھوٹا ہے۔ ماں بچے کے لئے ایثار کرتی ہے اس لئے کہ محبت ہے۔ محبوب کی خاطر عاشق ایثار کرتا ہے اس لئے کہ محبت ہے۔ تو ایثار کا لفظ ایسا ہے جس کا اٹوٹ رشتہ محبت کے ساتھ ہے تو اللہ تعالیٰ نے ﴿عَلٰى حُبِّهٖ﴾ فرما کر ایک حیرت انگیز مضمون بیان فرمایا۔ اس قدر غریبانہ حالت ہے تمہاری کہ کھانے سے محبت ہو گئی ہے اور اس کے باوجود تم خرچ کرتے ہو تو کیسے کر سکتے ہو، ﴿عَلٰى حُبِّهٖ﴾ اللہ کی محبت کے نتیجہ میں۔ ایک محبت دوسری محبت پر غلبہ پالیتی ہے اور خدا کی محبت کی خاطر تم ایک مادی چیز کی محبت کو نظر انداز کر کے دھتکار دیتے ہو اور پھر اس کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب وہ لوگ تمہارا شکریہ ادا کرتے ہیں تو تم اچانک اس سے تکلیف محسوس کرتے ہو، تم سمجھتے ہو کہ یہ تمہارا شکریہ ادا کر کے تمہاری نیکی کو ضائع کر رہے ہیں۔ تم سمجھتے ہو کہ شکریوں کے ہم مستحق بھی تو نہیں ہیں۔ ہم نے جس کی خاطر، جس منہ کی خاطر یہ نیکی کی تھی اس سے جزا پا لی۔ اس محبت کے بدلے میں ہمیں محبت نصیب ہو گئی۔ اب یہ کیسا شکریہ ادا کر رہا ہے، یہ تو بے محل ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے ﴿اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ﴾ ان کی آواز یہ ہوتی ہے کہ ہم تو اللہ کے چہرے کی خاطر، اللہ کی رضا کی خاطر، اس کا پیار لینے کے لئے تم پر خرچ کر رہے ہیں۔ ﴿لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾ تمہارا ہمارا شکریہ ادا کرنا اور اس کے بدلے جزا دینے کی سوچنا بالکل بے تعلق بات ہے۔ جس کی خاطر ہم نے کیا اس سے ہم نے جزا پالی۔

یہ مضمون بہت ہی گہرا ہے کیونکہ اس سے آگے پھر ایک اور رستہ کھلتا ہے وہ یہ کہ جب بھی بنی نوع انسان کی آپ خدمت کریں اور باوجود اس کے کہ خود ضرورتمند ہیں پھر بھی خدمت کریں اور اللہ کی خاطر، اس کی محبت میں خدمت کریں اور اس کو یہ بتا دیں کہ ہم تمہارا محسن نہیں، اللہ ہمارا محسن بھی ہے اور تمہارا محسن بھی ہے۔

﴿لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾ میں یہ دوسرا پیغام بھی ہے کہ جس کی خاطر ہم نے کیا تھا اس کا تمہیں احسان پہنچ رہا ہے، ہمارا تو نہیں پہنچ رہا۔ ان کا تعلق خدا سے قائم کروانے کے لئے ایک بہت ہی عظیم مضمون ہے۔ جس کو یہ سمجھ آجائے کہ یہ احسان کرنے والا خود کر ہی نہیں رہا یہ تو اس کی خاطر کر رہا ہے جس نے اس کو کہا ہے، اس کی توجہ اس طرف پھر جائے گی۔ یہ ویسی ہی بات ہے جیسے کوئی نوکر فقیر کی جھولی میں کچھ ڈال دے اور وہ اس کی بلائیں لے، اس کو دعائیں دے اور وہ کہے کہ نہ نہ ایسا نہ کرو، گھر کی بی بی نے مجھے کہا تھا۔ مَیں اپنی طرف سے تو نہیں کر رہا میرے مالک نے مجھے یہ تعلیم دی ہے اور حکم دیا ہے کہ جب کوئی غریب آیا کرے اس کو یہ سب کچھ دیا کرو تو اچانک اس کے تعلق کا رخ اس نوکر سے مالک کی طرف پھر جائے گا اور یہی وہ مضمون ہے جو قرآن کریم کی آیت ہمیں سکھلا رہی ہے اس سے عالمگیریت جو ہے اس کا تعلق خدا تعالیٰ کے رب العالمین سے بندھ جاتا ہے اور تربیت کے بہت ہی لطیف مضامین ہمارے ہاتھ آتے ہیں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی ایسی ہی تعلیم دی اور یہ جو کچھ ہوا ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عرفان قرآن کے نتیجے میں جو پاکیزہ بہت ہی پیاری نصیحتوں کے طور پر ہمیں حدیثیں عطا ہوئی ہیں ان کے ذریعہ یہ انقلاب برپا ہوتا ہے۔ محض قرآن کریم کا مطالعہ ایک انسان کے لئے کافی نہیں جب تک ایک عارف باللہ کی نظر سے قرآن کا مطالعہ نہ کرے اور قرآن کا عرفان سب سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تھا۔ اس لئے حدیثوں سے بھی سچا فیض ہم تبھی پا سکتے ہیں اگر قرآن کے مضامین سے ان حدیثوں کو جوڑ کر دیکھیں پھر ایک نیا مضمون ابھر آئے گا۔ ایک نیا معانی کا جہان آپ کو دکھائی دینے لگے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک بکرے کے پائے کے ذریعہ ہی سہی۔ اسے حقیر نہ سمجھے اور بکری کا پایہ ایک حقیر سی چیز ہے۔ پاؤں جو زمین پر لگتے ہیں، گند میں ملوث رہتے ہیں، وہ انسانی جسم کا بظاہر سب سے حقیر حصہ ہیں۔ تو فرمایا بکری کے پائے سے نیچے اور کیا چیز ہوگی جو تم کھا سکتے ہو اور جو کچھ بھی بکری میں سے تم کھاتے ہو وہ پاؤں سے برتر ہے اوپر کی چیزیں ہیں۔ تو پایہ ہی سہی، ایک پایہ ہی بھیج دو۔ پائے سے ذلیل تر تو نہ سمجھو۔ یعنی دوسرے لفظوں میں یہ نصیحت فرما دی، ایک قسم کا انگیخت کیا ہے اس کی غیرت کو، اس خدمت کے جذبے کو کہ اپنی پڑوسن کو ایک پایہ بھی تم نہیں دے سکتیں۔ مراد یہ نہیں کہ پائے پر ہی اکتفا کرو۔ "وَلَو" کا مضمون بتا رہا ہے کہ چلو اور کچھ نہ سہی اتنا تو کرو اگر یہ بھی نہیں کرو گے تو پھر تمہارے اندر کوئی انسانیت باقی نہیں رہے گی۔ پس یہ وہ تعلیم ہے جسے ہمیں عام کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسوہ کے نتیجہ میں وہ تعلقات جو گھروں میں درست ہوں گے۔ باپ بیٹی کے، ماں بیٹے کے، خاوند کے اپنی بیوی سے، بیوی کے خاوند سے، سارے گھر کے رشتہ داروں کے، وہ فیض جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت کا گھروں کو پہنچتا ہے وہ وہاں محدود نہیں رہ سکتا۔ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْن ہیں۔ یہ فیض پھر ان گھروں کی چار دیواریوں سے نکل کر اور اچھل کر ساتھ کے گھروں میں داخل ہونا چاہئے۔

اور ہمسائیگی کے حقوق کا مضمون بہت ہی اہم ہے۔ مَیں نے پچھلی دفعہ بھی نصیحت کی تھی کہ یورپ میں بھی اگر آپ نے تبلیغ کرنی ہے تو ہمسائیگی کے حقوق کے ذریعہ یہ سفر شروع کریں اور وہ مضمون یاد رکھیں کہ محض ہمسایوں کو بار بار سلام کرنا اور باتیں کرنے کے لئے ٹھہرالینا یہ فائدہ نہیں دے گا بلکہ الٹا نقصان پہنچائے گا۔ یہی نصیحت ہے جو کام آسکتی ہے۔ کئی دفعہ انسان سامنے نہ آئے تو زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ ایک تحفہ بھیج دے اور پھر تحفہ بھیج دے یہاں تک

یورپ میں بھی اگر آپ نے تبلیغ کرنی ہے تو ہمسائیگی کے حقوق کے ذریعہ یہ سفر شروع کریں۔

کہ لینے والے کے دل میں کرید ہو کہ یہ ہے کون جو مجھ سے بار بار اس طرح کا احسان کا سلوک کر رہا ہے۔ آپ اس کی تلاش کو نہیں نکلیں گے وہ آپ کی تلاش میں نکلے گا۔ اور اس طرح یہ جو ظاہری نعمت ہے یہ ایک باطنی نعمت میں تبدیل ہونے لگ جائے گی۔ آپ محض ظاہری تحائف ہی نہیں دیں گے بلکہ روحانی تحائف کے لئے اس کے دل کو قبولیت کے لئے آمادہ کر دیں گے۔ پس نیک ہمسائیگی ایک بہت ہی بڑا خلق ہے اور اس کو اختیار کرنے سے انسان کئی قسم کی بدیوں سے بچ سکتا ہے اور کئی قسم کی نعمتوں کو پالیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (یہ بھی بخاری شریف سے حدیث لی گئی ہے) کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یعنی سچا مومن ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اپنے مہمان کا احترام کرے۔ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلائی اور نیکی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

یہ تینوں نصیحتیں آپؐ نے اللہ اور آخرت کے حوالے سے کی ہیں۔ بیچ کی باتیں بیان نہیں فرمائیں۔ جو ارکان اسلام پر ایمان رکھتا ہے، جو رسولوں پر ایمان رکھتا ہے، جو کتابوں پر ایمان رکھتا ہے، یہ ساری باتیں چھوڑ دی ہیں۔ آغاز بیان فرمایا ہے اور انجام بیان فرمایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ سے آغاز کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ ہی سب نعمتوں کا دینے والا ہے اور اللہ ہی سے انسان کو ہر

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact:
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Tel. & Fax: 020 8874 2233 + Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk — e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

عطا نصیب ہوتی ہے۔ خواہ اس کی آنکھیں ہوں، ناک، کان ہوں، صحت ہو، جو کچھ بھی اس کو میسر ہے یا اس کا رزق ہو یا اور کئی قسم کی نعمتیں جو اسے آئے دن خدا کی طرف سے میسر ہوتی ہیں اور وہ ان کو دیکھتا بھی نہیں اور سوچتا بھی نہیں، اس کو پتہ بھی نہیں کہ وہ بعض نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ تو فرمایا جو اللہ پر یقین رکھتا ہے یعنی اللہ کے ابتدائے آفرینش سے انسان کی خاطر جو احسانات شروع ہوتے ہیں ان پر نگاہ رکھتا ہے اور پھر یوم آخرت پر جو انجام ہے اور ان دونوں کے

آپ کا حسن خلق کا سفر حسن عمل سے شروع ہوگا، محض زبان کی نصیحت سے نہیں۔

درمیان ایک رشتہ ہے جس کی طرف بطور تنبیہ اشارہ فرمادیا گیا ہے اللہ نے جو کچھ عطا کیا اگر اس کے بعد انسان مر کھپ کر مٹی ہو جائے تو بے شک اس سے بے پروائی کرتا پھرے اس کو کوئی بھی فکر نہیں ہو سکتی۔ ایک انسان پر آپ جتنا بھی احسان کر لیں اگر بالآخر اس نے آپ کے سامنے پیش نہیں ہونا تو وہ بے شک احسان فراموشیاں کرے اس کو کیا فرق پڑتا ہے۔ تو یہ وجہ ہے کہ آخرت کا مضمون ساتھ ساتھ بیان فرمایا ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے نعمتوں سے تم غافل ہو جاؤ گے اور شاید سمجھو کہ کیا فرق پڑتا ہے لیکن اگر کوئی شخص خدا کی نعمتوں پر بھی نظر رکھتا ہو اور آخرت کے دن پر بھی نظر رکھتا ہو یا یوں کہہ دیں کہ اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور آخرت کے دن پر نظر رکھتا ہو تو اللہ کی نعمتوں سے غافل ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کو یہ پتہ ہے کہ یہ دینے والا، حساب لینے والا بھی ہے۔ جو کچھ اس نے عطا کیا ہے ایک ایک چیز کا حساب لے گا۔ جیسا کہ غالب نے کہا ہے ؎

ایک ایک قطرے کا مجھے دینا پڑا حساب　　خونِ جگر ودیعتِ مژگانِ یار تھا

کہ میرے دل کا جو خون ہے جگر کا جو خون ہوا ہے، میرے محبوب کی پلکوں کی چبھن سے ایک ایک قطرہ کر کے رسا ہے اس میں سے اور چونکہ میرے محبوب کی ودیعت ہے اس لئے ایک ایک قطرے کا حساب دینا پڑا۔

یہ تو محض شاعری ہے مگر اگر حقیقت ہے تو وہ حقیقت ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے ہیں۔ خدا کی نعمتوں کے ایک ایک قطرے کا حساب دینا ہوگا اور وہ حساب اس رنگ میں ہوگا کہ تم نے مجھے کیا دیا۔ اس رنگ میں ہوگا کہ میرے بندوں کو تم نے کیا دیا۔ جو کچھ حاصل کیا اس سے غیروں کو کیا فیض پہنچایا۔ پس اس لئے آنحضرت ﷺ بار بار یہ فرما رہے ہیں کہ جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ یعنی وہ سچا مومن اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ یعنی پڑوسی کی تکلیف کے معاملے میں بھی تمہارا مواخذہ ہوگا۔ اور کئی شکایتیں ملتی ہیں، مَیں حیران رہ جاتا ہوں۔ ایک شخص نے مجھے دعا کے لئے لکھا کہ بڑا سخت پریشان ہوں پڑوسی سے متعلق۔ تو مَیں ڈر گیا، مَیں نے کہا پتہ نہیں کون سی آفت آئی ہے۔ مَیں نے وہاں لکھا نظارتوں کو کہ فوری طور پر تحقیق کریں کہ کیا شر ہے جو اس کو پہنچ رہا ہے، اتنا بڑا فساد کیوں برپا ہو گیا۔ تو پتہ لگا کہ پڑوسی کے درخت کی کچھ شاخیں اس کے گھر میں آ رہی ہیں اور وہاں ان کے پت جھڑ سے گند پڑتا ہے یا اس کی وجہ سے اور کچھ ان کے گھر کو شاید دھوپ میں کمی آجاتی ہے اور پڑوسی کہتا ہے کہ خبردار ان کو ہاتھ لگایا۔ اب یہ کوئی انسانیت ہے۔ مَیں اتنا شرمندہ ہوا پڑھ کے، مَیں نے خواہ مخواہ امور عامہ اور نظارت اصلاح وارشاد کو ہلا کے رکھ دیا کہ آپ کو پتہ ہی نہیں ربوہ میں کیا ہو رہا ہے۔ جا کے دیکھیں تو سہی کیا کیا ظلم ہو رہے ہیں۔ جواب آیا تو یہ آیا۔ اول تو اس کو اتنی تکلیف کیوں ہے؟ اگر وہ شاخیں پڑتی ہیں تو صفائی کر لیا کرے۔ اگر وہ بداخلاق پڑوسی ہے تو اپنے اخلاق سے اس کا دل جیت لے لیکن اگر یہ نہیں تو پڑوسی کو بھی سوچنا چاہئے۔ وہ درخت تو فیض ہے۔ اللہ کا فیض ہے اس کی شاخوں سے اس کو چھاؤں ملتی ہے۔ اس کے گھر کو ایک نعمت میسر ہے۔ اگر یہ ہمسائے کے لئے وہ نعمت نہیں بنتی اور ہمسائے کو چڑانے کا موجب ہے تو کاٹ دیں ان شاخوں کو۔ آپ دنیا کے معمولی آرام یا دنیا کی رعونت کی خاطر کہ مَیں اونچا نکلا ہوں مَیں نے ہمسائے کو نیچا کر دکھایا، خدا کو ناراض کر رہے ہیں اور آخرت کو بھول رہے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے تعلقات جو تلخیوں میں بدلتے ہیں بعض دفعہ ان کے نتیجے میں بڑے بھیانک نتیجے نکلتے ہیں۔ بعض بچے ہیں جو اپنے ماں باپ کو ہمسائے کے مقابلہ پر کمزور دیکھ کر بڑے سخت بد ارادے دلوں میں باندھتے ہیں۔ ان کی نیتیں غالب ہو جاتی ہیں۔ وہ بدخُلق بن کر اٹھتے ہیں اور پر اور کہتے ہیں کہ جب ہم بڑے ہوں گے تو ہم اس طرح ان سے بدلے لیں گے۔ تو ان باتوں کو چھوٹا نہ سمجھیں۔ یہ ہمسائیگی کی بداخلاقیاں آپ کی نسلوں کو تباہ کرتی ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو فرماتے ہیں کہ دیکھو ہمسائے کو تکلیف نہ دینا تم پوچھے جاؤ گے۔ قیامت کے دن یہ باتیں بھلائی نہیں جائیں گی بلکہ تمہارے حساب، تمہارے کھاتوں میں لکھی ہوئی دکھائی دیں گی۔

پھر فرماتے ہیں کہ جو کوئی بھی اللہ اور آخرت پر ایمان لاتا ہے، اپنے مہمان کا احترام کرے۔ یہ بھی ایک عجیب بات ہے۔ مہمان کا احترام آپ سمجھتے ہیں کہ خود بخود ظاہر ہونے والا خُلق ہے۔ اس میں نصیحت کی کیا ضرورت تھی۔ جو مہمان نواز ہیں وہ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ جو مہمان نواز نہیں وہ نہیں کرتے۔ لیکن اکثر انسانوں میں مہمان نوازی پائی جاتی ہے۔ جس مہمان نوازی کی محمد رسول اللہ ﷺ بات فرما رہے ہیں وہ یہ عام مہمان نوازی نہیں اس کا بھی تعلق اسی آیت سے ہے۔ ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ وہ اللہ کی محبت کی خاطر، گھروں میں تنگی ہونے کے باوجود، اپنے مہمان نوازوں سے عزت افزائی سے پیش آتے ہیں اور مسکینوں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور اسیروں سے بھی۔ تو قرآن کریم نے یہ تمام مضامین کھول دئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک معزز مہمان آپ کے پاس آیا ہے اور آپ مہمان نوازی کر رہے ہیں۔ اگر ایک برابر کا مہمان آیا ہے اور آپ اس کی مہمان نوازی کر رہے ہیں تو اس آیت کے اثر سے وہ باہر ہے۔ ان کا اس آیت میں کوئی ذکر نہیں کیونکہ یہ شروع ہوتی ہے مسکین کے ذکر سے، یتیم کے ذکر سے اور قیدی تو آپ کے پاس نہیں آسکتا مگر آپ قیدی کے پاس پہنچ سکتے ہیں۔ اگر قیدی کے پاس کچھ کھانا لے کر جاتے ہیں، کچھ نعمت لے کر اس کے پاس پہنچتے ہیں کہ مجھے خیال آیا کہ یہاں کی گندی خوراک کھا کھا کر تم تنگ آگئے ہو گے تو کچھ اس میں سے بھی چکھو اور خدا کی خاطر ایسا کر رہے ہیں ورنہ ہم تو تمہیں جانتے بھی نہیں، شکریہ بھی ادا نہ کرنے دیں اس کو۔ تو یہ وہ مہمان نوازی ہے جو اس آیت کے تابع ہوگی۔ پھر آپ ایک یتیم کی پرورش کرتے ہیں، اس پر نظر ڈالتے ہیں، باپ کے پیار سے جو محروم ہے اس کو کئی قسم کے دکھ ہوتے ہیں جو جب تک آپ توجہ سے نہیں دیکھیں گے آپ کو دکھائی نہیں دے سکتے۔ یہ آپ کے سامنے پیش ہی نہیں ہونگے۔ تو یتیموں کی پرورش کرنا، ان کی خاطر کرنا، یہ بھی بہت بڑا خُلق ہے اور پھر وہ مہمان جو عام سادہ غریب سا مہمان ہے آپ کے گھر چلا آیا ہے۔ وہاں آپ کے خُلق کا امتحان ہوتا ہے اگر اسے آپ نیچے کی نظر سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں لو جی فلاں صاحب آگئے ہیں اس کو روٹی ڈالو اس قصے کو ختم کرو تو یہ بدخلقی گناہ بن جائے گی۔ ظاہری طور پر جو مہمان نوازی ہے یہ مہمان نوازی نہیں ہو گی بلکہ آپ کے گناہوں کے کھاتے میں یہ عمل لکھا جائے گا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس مہمان نوازی کی بات فرما رہے ہیں وہ ایسا خُلق عظیم ہے جس کا انسان کے تعلقات کے دائرے سے تعلق نہیں۔ اس کا خدا کے بندوں کے تعلقات کے دائرے سے تعلق ہے۔ اللہ کے تعلقات عالم پر جہاں محیط ہیں وہاں آپ کے تعلقات بھی محیط ہونے لگتے ہیں، وہاں تک پھیلتے ہیں، وہاں تک ان تعلقات کی رسائی ہوتی ہے، وہ رنگ اختیار کر جاتے ہیں تو پھر یہ مضمون جو اس آیت میں بیان فرمایا ہے وہ آپ کی ذات پر اطلاق پانے لگتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس مضمون کو ایک بہت ہی پیاری روایت کے طور پر بیان فرمایا۔ ایک موقعہ پر ایک صحابی صبح آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے رات کیا حرکت کی تھی۔ کیا بات تھی کہ اللہ تعالیٰ کو وہ بات آسمان پر بہت ہی پسند آئی اور خدا تعالیٰ نے اس کے نتیجہ میں مجھ پر ایک آیت نازل فرمائی اور وہ آیت یہ تھی ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ . وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الحشر: ۱۰)۔ وہ اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ خود غربت کا شکار ہوں اور خواہ تنگی میں مبتلا ہوں۔ یہ وہی مضمون ہے ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾۔

دوسرے رنگ میں یوں فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جو خود تنگی میں مبتلا ہونے کے باوجود دوسروں کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ صحابی یہ بات سن کر حیران رہ گئے کیونکہ ان کے گھر واقعۃً رات کو ایسا ہی واقعہ ہوا تھا۔ اس سے پہلی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں کوئی مہمان آئے اور اس زمانہ میں غربت کا دور تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بعض دفعہ اپنے گھر میں کچھ بھی نہ پاتے جس سے خدمت کر سکیں تو تقسیم کر دیا کرتے تھے مہمانوں کو اور مسجد میں اعلان فرمادیا کرتے تھے کہ یہ مہمان آیا ہے کون ہے جو اسے اپنے گھر لے جائے۔ وہ معلوم ہوتا ہے کوئی خاص تنگی کے دن ہونگے اور آواز کوئی نہ آئی۔ ایک صحابی اٹھے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے دے دیں۔ اس مہمان کو لے کر گھر چلے گئے اور جانتے تھے کہ

گھر میں اتنا سا کھانا ہے کہ میاں بیوی کو بھی پورا نہیں آسکتا، بمشکل بچوں کو دے کر ان کو سُلایا جا سکتا ہے۔ یہ تردّد اوروں کے دلوں میں بھی ہوگا لیکن اللہ نے ان کو ایک ترکیب سکھادی اور وہ ترکیب یہ تھی کہ جاکے بیوی کو کہا کہ مہمان آیا ہے، اللہ کا مہمان ہے، محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ نعمت ہمیں عطا کی ہے اس کا خیال رکھنا مگر کھانا بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے مجھے یہ ترکیب آئی ہے کہ تم بچوں کو بہلا پھسلا کر سلادو۔ جب بچے سوجائیں تو پھر تم مجھے آواز دینا کہ کھانا لگ گیا ہے۔ جب مَیں مہمان کو لے کے آؤں گا تو غلطی سے جیسے پلّو لگ جائے دِیے کی لَو کو، اس طرح دِیے کو بجھا دینا۔ یعنی پلّو مار کر دیا بجھادیں گے تاکہ مہمان کو پتہ نہ لگے کہ کتنا کھانا ہے اور کیا ہورہا ہے۔ پھر مہمان کھائے گا اور مَیں اور تم خالی مچاکے لیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا مہمان کھانا کھاتا رہا اور یہ خالی منہ سے آوازیں نکالتے رہے کہ بڑا ہی مزہ آرہا ہے۔

ایک روایت میں ہے، حضرت مصلح موعودؓ نے ایک دفعہ بیان فرمایا تھا اس کے الفاظ یاد نہیں لیکن مضمون یہ تھا کہ رسول اللہ نے فرمایا وہ کیا بات تھی کہ تم زمین پر مچاکے لے رہے تھے اور آسمان پر خدا مچاکے لے رہا تھا، خدا اس کا لطف اٹھا رہا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مہمان کو پتہ ہی نہیں تھا۔ کسی نے محمدؐ رسول اللہ کو خبر نہیں دی تھی لیکن صبح جب نماز پہ نمازی حاضر ہوئے تو خدا نے الہاماً آپ کو بتادیا تھا اور وہ آیت ہمیشہ کے لئے اس زندہ و پائندہ واقعہ کی حفاظت کے لئے قرآن میں محفوظ فرمادی گئی۔ یہ ہے مہمان نوازی ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾۔ ان کو اپنے مہمانوں سے ذاتی تعلقات ان کی مہمان نوازی پر آمادہ نہیں کرتے۔ اللہ کی محبت ہے اور وہ یہ دیکھتے نہیں کہ یہ دنیا میں معزز ہے یا غیر معزز ہے۔ وہ مہمان ہے اور اللہ کا مہمان ہے۔ مہمان ہے اور محمد رسولؐ اللہ کا مہمان ہے۔ وہ اسلام کا مہمان ہے اور اس کی مہمان نوازی میں اگر اس روح سے آپ خدمت کرتے ہیں تو یہ وہ روح ہے جو اس واقعہ کے ساتھ آپ کو بھی وابستہ کرتی چلی جائے گی۔ اس واقعہ میں جس صحابی کے خُلق کی بات ہو رہی ہے اس کا نام نہیں آیا۔ پس یہ بے نام کہانی سلسلہ در سلسلہ آگے بڑھتی چلی جائے گی، اس میں بہت سے اور بھی شامل ہوتے جائیں گے جو اس قسم کے اخلاق کا نمونہ دکھائیں گے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصائح پر غور کریں اور فکر کریں اور جس پیار اور گہرے درد اور جذبے کے ساتھ آپ نے اخلاق کو استوار فرمایا ہے، اخلاق کی اصلاح فرمائی ہے اور اخلاق کا مضمون انسان کو سمجھایا ہے اس پر غور کریں۔

جب سے دنیا بنی ہے اور مَیں پھر کہتا ہوں کہ جب سے دنیا بنی ہے ساری کائنات میں جتنے انبیاء یہاں آئے ہیں سب کے حالات پر غور کرلیں، سب نبیوں نے مل کر بھی اپنی امت کے اخلاق کی ایسی اصلاح نہیں کی ہوگی جیسے محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمائی۔ ان کی نصیحتیں اکٹھی کرکے دیکھ لیں وہ ساری ایک جھولی میں آجائیں گی اور دوسری جھولی بھر جائے گی پھر اور جھولیاں چاہئیں ہوں گی۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحتیں ختم نہیں ہوں گی۔ اتنی پاکیزہ اصلاح فرمائی ہے اپنی امت کے اخلاق کی کہ اس محنت کو رائیگاں جانے دینا بہت بڑا جرم ہے۔ یہ اس وقت کے لوگوں کے آداب کی اصلاح نہیں ہو رہی تھی، یہ تہذیب اخلاق آئندہ زمانے کے انسانوں سے بھی تعلق رکھتی ہے، آج سے بھی تعلق رکھتی ہے، کل سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ تو خوش نصیب ہے وہ جماعت جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دوبارہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فیض پہنچنے کے ایسے دائمی سامان ہوگئے کہ جیسے ایک اعلیٰ درجہ کا باغ ہو، اس میں نہریں بہتی ہوں، اس میں زمین کے چپہ چپہ تک زندگی بخش پانی پہنچانے کا انتظام ہو۔ اس طرح جماعت کا نظام آپ کو عطا ہوگیا ہے جو دنیا میں اور کسی کو میسر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافت عطا ہوئی ہے اور خلافت کے ساتھ یہ نظام جماعت عطا ہوا۔ اسی طرح آپ کو گھر گھر، ایک ایک کھیت کے ایک ایک چپہ تک اس حسن و زندگی کے پانی کو پہنچانے کی سہولت میسر آگئی ہے۔ پس تمام جماعت کی تربیت میں نظام جماعت مستعد ہوجائے اور وہ لوگ جن تک یہ باتیں پہنچتی ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت کے نتیجے میں اپنے اخلاق کو سنواریں، اپنی بیویوں کے اخلاق کو سنواریں، اپنی بہنوں کے اخلاق کو سنواریں، اپنے بچوں اور اپنی بچیوں کے اخلاق کو سنواریں۔ پھر ہمسائے کی طرف توجہ کریں لیکن حسن خلق کے ذریعے، محض نصیحتوں کے ذریعہ نہیں۔ اخلاق سنوارنے کے دو ہی طریق ہیں ایک نصیحت کے ذریعہ اور ایک عمل کے ذریعہ۔ آنحضرت ﷺ کا سب سے بڑا ہتھیار حسن عمل تھا۔ حسن عمل کے ذریعہ آپ دلوں کو فریفتہ کر لیتے، پھر وہ نصیحتیں ان دلوں پر اس طرح پڑتی تھیں جیسے ایک پیاسی زمین پانی کو قبول کرتی ہے۔ جیسے دیر کی خشک سالی کے بعد خدا کی رحمت کا پہلا قطرہ پڑے۔ یہ تبھی ہوسکتا ہے اگر کسی سے پیار اور محبت ہو۔

پس آپ کا حُسنِ خُلق کا سفر حُسنِ عمل سے شروع ہوگا، محض زبان کی نصیحت سے نہیں۔ اپنے حسن عمل کو اس بلند مرتبے تک پہنچادیں کہ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا قدم اخلاق کی بلند ترین چوٹیوں پر ہے کیونکہ خدا نے میری بعثت ہی ایسی جگہ فرمائی ہے جہاں اخلاق ختم ہوتے ہیں اور ان پر میرا قدم ہے۔ پس آپ نے بھی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں اپنے اخلاق کو سجانا اور درست کرنا ہے۔ اب جس کے اخلاق یہ رنگ پکڑ جائیں وہ کیا بنی نوع انسان کا

جو نعمتیں ظلم کے نتیجہ میں حاصل ہوں وہ لعنتی نعمتیں ہیں، ان کی کوئی حیثیت نہیں، کوئی حقیقت نہیں۔

حق مارنے کا تصور بھی کرسکتا ہے۔ یہ بدخیال اس کے ذہن میں آہی نہیں سکتا۔ اگر یہ بد معاملگیاں جماعت میں موجود ہیں، اگر گھروں کے آپس کے تعلقات بگڑے ہوئے ہیں، لین دین میں لوگ ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں، سبز باغ دکھا کر پیسے وصول کرتے ہیں۔ یہ کہہ کر کہ ہم تمہیں کینیڈا لے کر جائیں گے، لندن چھوڑ جاتے ہیں اور پیسے لے کر بھاگ جاتے ہیں۔ یہ بد معاملگیاں محمد رسولؐ اللہ کی طرف منسوب ہونے والے میں تو پانے کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ وہ تو بالکل برعکس تصور ہے، اس کا کوئی دور کا بھی رشتہ نہیں۔ اسی لئے مَیں نے جماعت کو نصیحت کی ہے کہ جب یہ واقعات میرے تک پہنچتے ہیں تو میرا دل کھولنے لگتا ہے۔ غصہ سے نہیں، بے اختیاری اور غم کی کیفیت میں کہ کیا کروں، کس طرح ان کو سمجھاؤں۔ ایسے ایسے لوگ ہیں جو میرے پاس آتے ہیں۔ السلام علیکم ہم فلاں جگہ سے آئے ہیں، یہ تحفہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور مجھے پتہ ہوتا ہے کہ فلاں کے پیسے کھا گئے ہیں، فلاں کے ساتھ ظلم کر بیٹھے ہیں۔ جب مَیں ان سے کہتا ہوں کہ مَیں مجبور ہوں، مَیں آپ کا تحفہ قبول نہیں کرسکتا، اپنے مظلوم بھائی کا حق تو پہلے اس کو دے دیں۔ عدل پر احسان کی بنیاد ہوا کرتی ہے۔ اگر عدل پر ہی آپ کا قدم نہیں ہے تو آپ احسان کرنے کے مجاز کیسے ہوگئے۔ اس لئے اپنے جرم میں، اپنی ناانصافیوں میں مجھے تو شامل نہ کریں۔ تو پھر وہ قسمیں کھاتے ہیں، کہتے ہیں او ہو یہ تو بالکل جھوٹی رپورٹیں آپ تک پہنچی ہیں۔ ہم تو ایسے نہیں اور بعض دفعہ پھر اللہ تعالیٰ اس طرح ان کے ظلم سے پردہ اٹھا دیتا ہے کہ بعض ان کے قریبی رشتہ دار، ان کی بیویاں، بعض دفعہ آکے رو پڑتی ہیں کہ ہمارے خاوند میں یہ بات پائی جاتی ہے، خدا کے لئے اس کی اصلاح کریں۔ جو میرے سامنے قسمیں کھا کر جاتا ہے کہ ہرگز مَیں سوچ بھی نہیں سکتا کہ کسی کو لالچ دے کر لندن لانے کی، یا ہمبرگ لانے کی لالچ دے کر اس سے پیسے لے کر بھاگ جاؤں یا امریکہ پہنچانے کا وعدہ کروں اور رستے میں آدھے سفر میں چھوڑ کر لاپتہ ہوجاؤں۔ اس کے بعد ان کے رشتہ دار آجاتے ہیں، ان کی بعض دفعہ بیویاں واقعۃً پہنچتی ہیں اور روپڑتی ہیں کہ ہمارے خاوند کے لئے دعا کریں اس میں یہ بدتمیزی یا بدخلقی پائی جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ حقیقت حال سے پردے اٹھانے لگتا ہے اور یہ ایک بہت ہی خطرناک پیغام ہے۔ جب خدا یہاں سے پردے اٹھانے شروع کردے تو مرنے کے بعد کے سارے پردے پھر چاک ہوجاتے ہیں۔ تو یہ پردے ایسے اٹھتے ہیں کہ قیامت کے دن بھی پھر یہ گریں گے نہیں بلکہ ساری بنی نوع انسان میں آپ کی رسوائی کا سامان بنیں گے۔ تو حسن خُلق سیکھیں بجائے اس کے کہ لوگوں کے پیسے کھانے کے لئے چالیں چلیں اور غریبوں کو جو بعض دفعہ اپنی ساری جائیدادیں بیچ ڈالتے ہیں ان میں سے کسی کو آسٹریا میں چھوڑ کر برباد کیا ہوا ہے، کسی کو بلغاریہ چھوڑ دیا اور اپنی چاندی کھری کی اور بھاگ گئے۔ کوئی ماسکو سے خط آرہا ہے، کوئی یہاں پہنچا ہوا ہے۔ یہاں کی حکومت اس کے پیچھے پڑی ہے کہ تم پاسپورٹ تو دکھاؤ تم آئے کس طرح ہو۔ وہ غریب کہتا ہے کہ میرا پاسپورٹ تو ایجنٹ لے کر چلا گیا تھا کہ ذرا مجھے دینا مَیں اس پہ تمہارا ویزا لگوادوں گا۔ اور وہ کینیڈا کا ویزا دو دن اور آج کا دن مَیں دھکے کھاتا پھرتا ہوں، نہ مجھے ٹھہرنے کی جگہ، نہ مَیں یہاں کے سوشل پروگرام سے فائدہ اٹھا سکتا ہوں۔ چوروں کی طرح یہاں زندگی بسر کر رہا ہوں۔ وہ کہتے ہیں اس کو دکھاؤ، اس کا نام بتاؤ، اور یہ بیچارہ کہتا ہے کہ آخر احمدی ہے کہیں پھنس نہ جائے۔ مَیں نے اس کو کہا تم بڑے عجیب انسان ہو گنہگار کی ایسی پردہ پوشی کرنا جو دوسروں کے لئے بھی تکلیف کا موجب ہو اس کا انسان کو حق نہیں ہے، اس کی اجازت نہیں ہے۔ تمہاری ہمدردی اپنی جگہ خدا تمہیں اس کی جزا دے، اتنا کچھ تم سے ہوگیا اور ابھی

تک تمہارے دل میں یہ بات مانع ہے کہ کہیں اس کو تکلیف نہ پہنچ جائے۔ تو تم تو سچے ہو اور مومن ہو اور خدا کی رحمتیں تم پر ہوں مگر تمہیں یہ حق نہیں کہ کیونکہ ایسا شخص اگر آزاد چھوڑا جائے گا تو دوسروں کو بھی نقصان پہنچائے گا۔ ایک راہزن پر رحم کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ پس اس کے متعلق بتاؤ، کھل کر بتاؤ، اس کا حوالہ پیش کرو۔ یہ تو اتفاقی واقعہ ہے مگر میں یہ بتا رہا ہوں کہ ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ گھروں میں بد خلقی کی اطلاع، ہمسایوں سے بھی بد خُلقی کی اطلاع، دنیا کی حرص میں لوگوں کے پیسے لوٹنا اور بڑے بڑے ان پر ظلم کرنا، یہ نہ جاننا کہ پیچھے ان کی ماؤں بہنوں کا کیا حال ہے۔ آج ہی ایک ماں کا خط ملا۔ اس قدر دردناک کہ اپنے بچے کی صورت کو ترس گئی ہے۔ وہ فلاں ملک میں اٹکا پڑا ہے۔ کیونکہ ایک شخص اس کو فلاں جگہ پہنچانے کے لالچ میں کئی لاکھ روپے بھی کھا گیا ہے اور اس کو وہاں چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ کچھ پتہ نہیں اس کا کیا حال ہے۔ تو سوائے اس کے کہ آپ کی بد نصیبی میں ماؤں کے دل کی بددعائیں بھی پہنچ جائیں اس کے سوا اور آپ کیا کما رہے ہیں۔ یہ لعنتیں ہیں دنیا کی اس کے سوا ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اگر آپ میں حیا ہے اور آپ کو خدا کا خوف ہے، اس اللہ پر ایمان لاتے ہیں جس کا محمدؐ رسول اللہ نے حوالہ دیا ہے، اس یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں جس کا محمد رسول اللہ ﷺ نے حوالہ دیا ہے تو چاہے گھر بار کی چیزیں بیچنی پڑیں، اپنی جائیدادیں بیچنی پڑیں ان لعنتی قرضوں کو اتاریں جو آپ کے کھاتے میں لعنت بن کر ہمیشہ پڑی رہیں گی اور بنی نوع انسان کو تکلیف دینے سے باز آجائیں کیونکہ یہ دنیا کی نعمتیں آئندہ کسی کام کی نہیں سوائے اس کے کہ آپ کو جہنم میں لے جائیں۔ جو نعمتیں ظلم کے نتیجہ میں حاصل ہوں وہ لعنتی نعمتیں ہیں، ان کی کوئی حیثیت نہیں، کوئی حقیقت نہیں۔

پس اخلاق کے میدان میں ہمیں دو جگہ محاذ آرائی کرنی ہے۔ ایک اخلاق سنوارنا ہے اس طریق پر کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جو اخلاق کو سمجھا، جس شان سے اور جس حسن کے ساتھ نکھار کر آپ نے اخلاق کی تعریف فرمائی اور عمل کر کے دکھایا ویسے ہی آپ بھی اس مضمون کو سمجھیں اور اعلیٰ درجے کے اخلاق کو، ان اخلاق کو اختیار کریں جن کی چوٹی پر محمد رسول اللہ ﷺ کا قدم ہے۔ اور دوسری طرف اپنے بد خُلق بھائیوں کو بچانے کی کوشش کریں، ان کو جہنم سے بچائیں۔ بد خلق گھروں کو اخلاق کی نعمت دیں۔ ان کو بتائیں کہ زندگی کا لطف اخلاق میں ہے، بد خلقی میں نہیں۔ بد خلقی ہی کا دوسرا نام جہنم ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں یہ عظیم جہاد پورا کرنے کی اور اس جہاد کے تمام تقاضے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ صوبہ کوسٹ (تنزانیہ) کے دوسرے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: فرید احمد۔ مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت صوبہ کوسٹ (تنزانیہ) کا دوسرا جلسہ سالانہ مورخہ ۴،۵،۶ راکتوبر ۲۰۰۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اپنی تمام تر دینی روایات کے ساتھ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ ملک کے آٹھ مختلف صوبوں سے مہمانان کرام نے اس جلسہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔ دارالحکومت دارالسلام سے بھی احباب کرام نے کثرت کے ساتھ اس جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔ مہمانان کرام سپیشل گاڑیوں کے ذریعہ مقام جلسہ پہنچے تھے۔

انتظامات

جلسہ سالانہ صوبہ کوسٹ کی تیاری تو شروع سال سے ہی جاری تھی لیکن باقاعدہ طور پر ایک ماہ قبل حتمی انتظامات کا سلسلہ شروع کیا گیا اور گردونواح میں جلسہ کی تشہیر بذریعہ لاؤڈ سپیکر اور پوسٹرز لگا کر کی گئی۔ اس صوبہ کے مبلغ شیخ یوسف کامبولایا صاحب نے متعدد اجلاسات کے ذریعہ کارکنان میں ڈیوٹیاں تقسیم کیں۔ افسر جلسہ سالانہ مکرم عبداللہ ماسانجا صاحب کی زیر نگرانی ہر شعبہ کے ناظم نے اپنے شعبہ کے لئے نہایت تیزی سے کام شروع کر دیا۔ یہ جلسہ کبیٹی (Kibiti) ٹاؤن کے ایک مصروف بازار کے پاس کھلے میدان میں شامیانے لگا کر کیا گیا جس کے لئے حکومت سے اجازت لی گئی تھی۔ اہم شخصیات کو اس جلسہ کے لئے خصوصی دعوت نامے بھجوائے گئے اور اللہ کے فضل سے غیر از جماعت کی کثیر تعداد نے اس جلسہ سے استفادہ کیا۔

جلسہ گاہ کی تیاری اور دوسرے انتظامات کے لئے چونکہ بہت محنت درکار تھی لہٰذا احباب جماعت نے بہت محنت سے وقار عمل کے ذریعہ پہلے جلسہ گاہ کو صاف کیا اور پھر مسجد کے پلاٹ کو صاف کیا۔ مسجد احمدیہ کبیٹی کو باقاعدہ رنگ و روغن کیا گیا تھا اور مسجد سے ملحقہ ایک پلاٹ کو صاف کر کے اس میں کھانا پکانے کا انتظام کیا گیا۔

مہمانوں کی رہائش کا انتظام کچھ تو مسجد میں کیا گیا اور اس کے علاوہ مسجد کے سامنے ایک بڑا شامیانہ لگا کر مہمانوں کو اس میں بھی ٹھہرایا گیا۔ اسی طرح مرکزی مہمانوں اور مستورات کی رہائش کا انتظام دو اور جگہوں پر کیا گیا تھا۔

جلسہ کا پہلا دن ۴ر اکتوبر

جلسہ کا باقاعدہ افتتاح مکرم شیخ یوسف کامبولایا صاحب نے خطبہ جمعہ سے کیا۔ یہ دن اجتماعات کے لئے مخصوص تھا۔ لہٰذا اس روز انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ نے اپنے اپنے مختصر اجتماعات کئے اور علمی و ورزشی مقابلوں میں حصہ لیا۔

دوسرا دن ۵ر اکتوبر پہلا اجلاس

دوسرے روز پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور سواحیلی زبان میں ایک نظم پیش کی گئی۔ جس کے بعد مکرم شیخ یوسف کامبولایا صاحب نے "سیرت طیبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر تقریر کی۔ دوسری تقریر "برکات خلافت" کے موضوع پر معلم الحاج موسیٰ عماری صاحب کی تھی اور تیسری تقریر "اسلامی جہاد کی حقیقت" کے موضوع پر مکرم جعفر عماری صاحب نے کی۔ اس اجلاس کی چوتھی اور آخری تقریر "بد رسومات کے خلاف کے جہاد" کے موضوع پر تھی جو کہ ایچ مبانگا (Mbanga) صاحب نے کی۔ ان تقاریر کے بعد ایک مجلس سوال و جواب ہوئی اور پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور کھانے کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ معلم ماجد سعودی صاحب نے "نماز باجماعت کی اہمیت" پر اظہار خیال کیا۔ جس کے بعد "حضرت مسیح کی آمد ثانی" کے موضوع پر مکرم شیخ بکری عبید کلوٹا صاحب نے تقریر کی اور آخری تقریر مکرم شیخ ایم کپی لیما (Kapilima) کی تھی آپ نے جماعت احمدیہ روفجی (Rufiji) کی تاریخ بیان کی۔ اس اجلاس کے آخر پر ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔

تبلیغی سیمینار

۵ر اکتوبر کی شام کو بعد نماز مغرب و عشاء محترم علی موسے صاحب کی قیادت میں ایک تبلیغی سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں داعیان الی اللہ نے تبلیغی واقعات سنائے اور آئندہ سال کے لئے تبلیغی منصوبہ بندی کی گئی۔

تیسرا دن ۶ر اکتوبر تیسرا اجلاس

صبح نو بجے جلسہ کا تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ جس کی صدارت مکرم میجر عبدالرحمان صاحب آف دارالسلام نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر "اسلام میں عورتوں کے حقوق" پر مکرم معلم قیس علی صاحب نے کی۔ دوسری تقریر احمدی بچوں کی تربیت کے موضوع پر مکرم محمود احمد شاد صاحب کی تھی اور تیسری تقریر مکرم معلم ناسورو کیسوسا (Nasoro Kisusa) صاحب مبلغ سلسلہ کی تھی۔ آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ اجلاس کے آخر پر کچھ وقت کے لئے مجلس سوال و جواب ہوئی۔

اختتامی اجلاس

جلسہ کا اختتامی اجلاس مکرم مظفر احمد درانی صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد امیر صاحب کے خطاب سے قبل دو تقاریر ہوئیں اور پھر کچھ وقت کے لئے سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ بعد ازاں مکرم شیخ یوسف کامبولایا صاحب نے کارکنان، حاضرین جلسہ اور تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر امیر صاحب تنزانیہ نے خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کروائی اور یہ بابرکت پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

آخری اجلاس میں اللہ کے فضل سے ۶۵۰ کے قریب سامعین اس جلسہ میں شامل تھے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو جلسہ کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:۔

"صحابہؓ ایسے بہادر تھے کہ ایک دفعہ نبی کریمؐ نے ان سے کہا دریا کے کنارے پر جاؤ کچھ کام ہے۔ تین سو آدمی روانہ ہوئے اور میں حیران ہوا کہ یہ نہیں پوچھا کہ ہماری رسد کا کیا انتظام ہوگا۔ کچھ کھجوریں مدینہ سے لے گئے جو رستے ہی میں ختم ہو گئیں۔ جب کچھ پاس نہ رہا تو کیکر کے پتے پھانک کر گزارہ کرتے رہے۔ پھر ایک وہیل مچھلی مل گئی جس پر تین سو آدمیوں نے سترہ روز تک گزارہ کیا۔ دیکھو اتباع۔ کیا محبت تھی جو ان لوگوں میں تھی"۔

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۱۳۹)

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

بقیہ:رپورٹ جلسہ سالانہ ماریشس
از صفحہ نمبر ۱۶

انہوں نے حاضرین جلسہ کو تلقین کی اور توقع کا اظہار بھی کیا کہ احمدیہ جماعت کے افراد ہمیشہ کی طرح ملک میں امن اور سلامتی کے علمبردار رہیں گے۔

صدر مملکت کے خطاب کے بعد محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے حاضرین سے "اسلام امن کا مذہب ہے اور جہاد کی حقیقت" کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ محترم امام مسجد لندن کے خطاب کے بعد معزز مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

اس موقع پر صدر مملکت جناب کائل اوہمن صاحب نے محترم امیر صاحب کے دفتر میں تشریف لاکر Visitors Book میں اپنے ریمارکس دیئے۔ اسی طرح وفاقی وزیر برائے ڈیویلپمنٹ اینڈ اکنامک پلاننگ جناب سوشیل خوشی رام نے بھی Visitors Book میں اپنے ریمارکس رقم فرمائے۔

ایم ٹی اے کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے جناب صدر مملکت نے امام صاحب کے خطاب کی اور جماعت احمدیہ کی تعریف کی اور کہا کہ انہیں یہاں آکر یہ خیالات سن کر بہت اچھا لگا اور جماعتی انتظام دیکھ کر بھی بہت خوشی محسوس ہوئی ہے۔

خصوصی اجلاس کے لئے امسال ۱۰۰ کے قریب اہم شخصیات کو دعوت نامے بھیجے گئے اور قریباً ۲۰ کے قریب اہم شخصیات نے امسال جلسہ میں تشریف لاکر جلسہ کو رونق بخشی۔ جلسہ سالانہ کے اس اجلاس کی کوریج ماریشس ٹیلی ویژن اور ماریشس ریڈیو نے بھی کی جبکہ اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے۔

چوتھا اجلاس

دوسرے روز چوتھا اور آخری اجلاس نماز مغرب اور عشاء ادا کرنے کے بعد منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مختار دین صاحب نے "موجودہ زمانہ میں سماجی برائیوں سے بچاؤ کی ضرورت" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد ایک نظم پیش کی گئی اور پھر مکرم حسن رمجان صاحب نے "قرآن کریم کی اہمیت و برکات" کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ ان تقاریر کے بعد مایوٹ، کمورو اور مڈغاسکر سے آئے ہوئے نمائندگان نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ رات ۹ بجے یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ سالانہ ماریشس کے موقع پر بچوں کے ایک خصوصی پروگرام میں شامل ہونے والے بعض بچے

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن
(۱۵ر ستمبر)
اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس صبح ساڑھے نو بجے شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے خطاب کیا۔ جس کے بعد واقفین نو بچوں اور بچیوں نے نہایت خوبصورت آواز میں ایک نظم پیش کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر محترم عطاء المجیب راشد صاحب کی تھی۔ جس میں آپ نے تمام کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں احباب جماعت کو مختلف تربیتی امور کے علاوہ دعوت الی اللہ کی طرف نہایت مؤثر انداز میں توجہ دلائی۔ آخر پر آپ نے فرمایا کہ حضور انور ایدہ اللہ ہم سب احمدیوں کے لئے دن رات دعائیں کرتے ہیں ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے محبوب امام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ اس تقریر کے بعد ایک دعائیہ نظم پیش کی گئی اور پھر محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور یہ بابرکت جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ سالانہ ماریشس میں اختتامی دعا کا ایک منظر

حاضری

جلسہ میں ماریشس کے مختلف علاقوں سے قریباً ۵۰ سے زائد نومبایعین شامل ہوئے۔ مڈغاسکر، مایوٹ، کمورو، برطانیہ، فرانس، روڈرک، کینیڈا، اٹلی، انڈیا اور پاکستان کے نمائندے بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ کی برکات سے تمام شرکاء کو دائمی حصہ عطا فرمائے۔

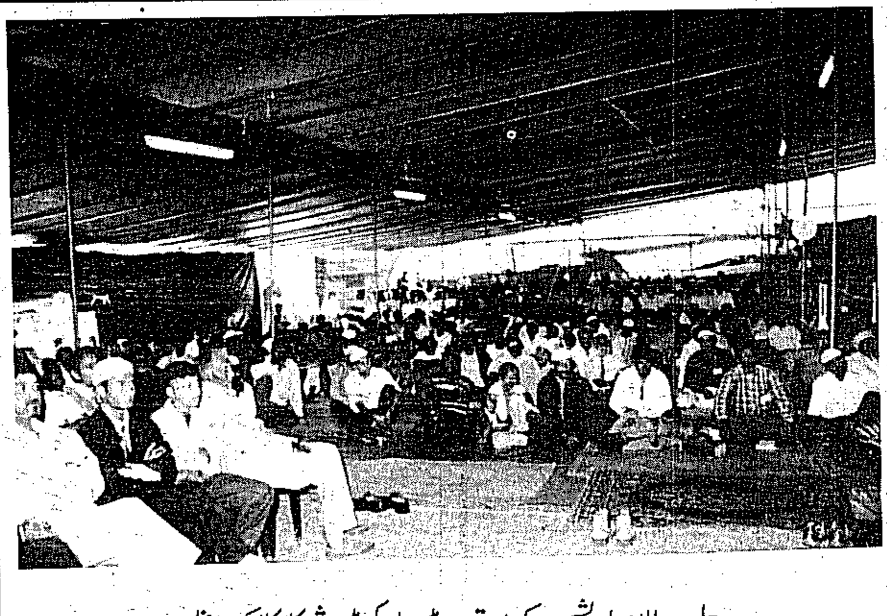
جلسہ سالانہ ماریشس کے موقعہ پر مین مارکی میں شرکاء کا ایک منظر

اخروی زندگی کی ایک دلکش تمثیل

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ سے روایت ہے کہ:۔

"جبکہ میں نے پہلے پہل یہاں سکونت اختیار کی تو ابتداء حضرت مسیح موعودؑ کے رہائش کے مکان کے اندر ہی مجھے بھی ایک جگہ ملی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رہائش کے ساتھ کے کمرے میں ہم رہتے تھے۔ ایک دن حضرت عورتوں کو وعظ کررہے تھے اور بہ سبب زیادہ قریب ہونے کے مجھے بھی آپ کی دلربا آواز پہنچ رہی تھی۔ انسان کی پیدائش اور پھر لازمی موت اور رجوع الی اللہ کا ذکر بہت ہی دلکش پیرایہ اور سہل طریقہ سے عورتوں کے ذہن نشین کررہے تھے۔ تو اس مضمون کو آپ نے عورتوں کی سمجھ کے مطابق ایک تمثیل میں بیان کیا۔ فرمایا:۔ "دیکھو جب کسی کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو وہ اس کو پالتا ہے اور اس کی تربیت کے تمام سامان مہیا کرتا ہے۔ اس پر بہت سا خرچ کرتا ہے اور وہ اسے بہت پیاری ہوتی ہے۔ لیکن جلد ایک وقت آتا ہے کہ والدین باوجود اس الفت اور محبت کے جو انہیں اس لڑکی کے ساتھ ہے اسے اپنے گھر سے نکالنے کی تجاویز سوچتے ہیں۔ اور اپنے پاس سے بہت سا روپیہ بھی خرچ کرکے بچشم گریاں اس پیاری بچی کو اپنے گھر سے نکال کر کسی دوسرے گھر میں بھیج دیتے ہیں۔ یہ مجبوری انہیں کیوں پیش آئی۔ صرف اس واسطے کہ اس لڑکی میں خدا تعالیٰ نے ایک جوہر رکھ دیا ہے جو شگفتگی حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے سے نہ ملے۔ اسی طرح انسان میں بھی ایک جوہر رکھا گیا ہے جس کی شگفتگی عالم ثانی میں ہوسکتی ہے اور یہ عالم صرف اس کی تیاری کا ہے"

(بحوالہ الفضل ۱۵/فروری ۱۹۲۶ء)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

بقیہ: نئے عہدنامہ کے الہامی مقام کا جائزہ از صفحہ نمبر ۴

کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہوگی تو تم آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوگے"۔(متی ۵:۱۷۔۲۰)

حضرت مسیحؑ نے اپنے بارہ حواریوں کو ارشاد فرمایا: "غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا"۔(متی ۱۰:۵۔۶)

متی کا انجیل نویس لکھتا ہے:

"پھر یسوع وہاں سے نکل کر صور اور صیدا کے علاقہ کو روانہ ہوا اور دیکھو ایک کنعانی عورت ان سرحدوں سے نکلی اور پکار کر کہنے لگی: "اے خداوند ابن داؤد! مجھ پر رحم کر ایک بدروح میری بیٹی کو بُری طرح ستاتی ہے"۔ مگر اس نے اسے کچھ جواب نہ دیا اور اس کے شاگردوں نے پاس آکر اس سے عرض کی کہ اسے رخصت کردے کیونکہ وہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے۔ اس نے جواب میں کہا کہ مَیں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ مگر اس نے آکر اسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند! میری مدد کر۔ اس نے جواب میں کہا لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔ اس نے کہا ہاں خداوند کیونکہ کتے بھی ان ٹکڑوں میں سے کھاتے ہیں جو ان کے مالکوں کے میز سے گرتے ہیں۔ اس پر یسوع نے جواب میں اس سے کہا: "اے عورت! تیرا ایمان بہت بڑا ہے جیسا تو چاہتی ہے تیرے لئے ویسا ہی ہو"۔ اور اس کی بیٹی نے اسی گھڑی شفا پائی"۔(متی ۱۵:۲۱۔۲۸)

کیا پادری وہیری صاحب اب بھی اپنے صحائف کی موجودگی میں قرآن مجید کی ضرورت محسوس نہیں کرتے جس کا پیغام ہے ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾۔

قرآن کریم کے نعوذ باللہ اپنے افتراء ہونے کی گواہی مہیا کرنے کا جو سوال پادری وہیری صاحب نے اٹھایا ہے ہم اس سوال کے جواب کو اس بات پر ختم کرتے ہیں کہ قرآن مجید اپنے فی ذاتہٖ معجزہ ہونے اور کامل کتاب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر چاروں اناجیل میں سے کوئی بھی اپنے بارہ میں اس قسم کا دعویٰ نہیں کرتی۔ حضرت کاسر صلیب علیہ الصلوٰۃ والسلام ڈپٹی عبداللہ آتھم کو مباحثہ امرتسر میں مخاطب کرکے فرماتے ہیں:

"...........یہ قرآن کا دعویٰ ہے جس کو وہ اپنی تعلیم کی نسبت آپ بیان فرماتا ہے اور پھر آگے چل کر اس کا ثبوت بھی آپ ہی دے گا۔ لیکن چونکہ اب وقت تھوڑا ہے اس لئے وہ جواب الجواب میں لکھایا جاوے گا۔ بالفعل ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ بپابندی ان امور کے جو ہم پہلے لکھ چکے ہیں انجیل شریف کا دعویٰ بھی اس طرز اور اس شان کا پیش کریں کیونکہ ہر ایک منصف جانتا ہے کہ ایسا تو ہرگز ہو نہیں سکتا کہ مدعی سست اور گواہ چست۔ خاص کر اللہ جلّ شانہٗ جو قوی اور قادر اور نہایت درجہ کے علوم وسیع رکھتا ہے۔ جس کتاب کو ہم اس کی طرف منسوب کریں وہ کتاب اپنی ذات کی آپ قیّوم چاہئے کیونکہ اگر وہ کسی دوسرے کے سہارا کی اپنی دعویٰ میں اثباتِ دعویٰ میں محتاج ہے تو وہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور یہ مکرر یاد رہے کہ اس وقت صرف مدعا یہ ہے کہ جب قرآن کریم نے اپنی تعلیم کی جامعیت اور کاملیت کا دعویٰ کیا ہے یہی دعویٰ انجیل کا وہ حصہ بھی کرتا ہو جو حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور کم سے کم اس قدر تو ہو کہ حضرت مسیحؑ اپنی تعلیم کو مختتم قرار دیتے ہوں اور کسی آئندہ وقت پر انتظار میں نہ چھوڑتے ہوں"۔(جنگ مقدس)

اس سوال کے جواب میں ڈپٹی عبداللہ آتھم نے نئے عہد نامہ کے جو حوالہ جات پیش کئے ہیں ان میں نئے عہد نامہ یا اس کی کتابوں کی جامعیت اور کاملیت اور بے مثل ہونے کا کوئی دعویٰ نہیں بلکہ حضرت مسیحؑ کی تعلیم کے واجب العمل ہونے کا دعویٰ ہے۔ سوال تو یہ تھا کہ کیا قرآن شریف کی طرح نئے عہد نامہ نے یا اس کی کسی کتاب نے اپنے بے مثل اور جامع اور کامل ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟۔ ایسا کوئی دعویٰ ان کتب میں موجود نہیں۔

ڈپٹی عبداللہ آتھم نے جو حوالہ جات پیش کئے ان میں اناجیل اربعہ میں سے صرف ایک حوالہ ہے جو یوحنا ۱۲: ۴۴۔۵۰ سے ماخوذ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"یسوع نے پکار کر کہا جو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ مجھ پر نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا ہے اور جو مجھے دیکھتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے۔ مَیں نور ہو کر دنیا میں آیا ہوں تاکہ جو کوئی مجھ پر ایمان لائے اندھیرے میں نہ رہے۔ اگر کوئی میری باتیں سن کر ان پر عمل نہ کرے تو مَیں اس کو مجرم نہیں ٹھہراتا کیونکہ مَیں دنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں بلکہ دنیا کو نجات دینے آیا ہوں۔ جو مجھے نہیں مانتا اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا اس کا ایک مجرم ٹھہرانے والا ہے یعنی جو کلام مَیں نے کیا ہے آخری دن وہی اسے مجرم ٹھہرائے گا کیونکہ مَیں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا بولوں اور مَیں جانتا ہوں کہ اس کا حکم ہمیشہ کی زندگی ہے۔ پس جو کچھ مَیں کہتا ہوں جس طرح باپ نے مجھے فرمایا ہے اسی طرح مَیں کہتا ہوں"۔

(یوحنا ۱۲:۴۴۔۵۰)

اس عبارت میں کسی جگہ اشارۃً بھی متی یا مرقس یا لوقا یا یوحنا کی اناجیل کے جامع اور کامل اور بے مثل کتب ہونے کا دعویٰ نہیں، نہ یہ کتب اس وقت موجود تھیں جب حضرت مسیحؑ نے یہ فقرات کہے، نہ حضرت مسیحؑ کو ان کتب کا کچھ علم تھا۔ یہاں تو حضرت مسیحؑ اپنے واجب الاطاعت ہونے اور اپنے خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے ہونے کا دعویٰ پیش کررہے ہیں اور ہمیں اس سے پورا اتفاق ہے۔ حضرت مسیحؑ خدا نہیں بلکہ خدا کے بھیجے ہوئے یعنی اس کے رسول تھے اور جن کے سامنے وہ فقرات کہہ رہے تھے ان کے لئے واجب الاطاعت تھے۔ متی یا لوقا یا مرقس یا یوحنا کی اناجیل کے کامل ہونے، بے مثل ہونے، جامع ہونے کا یہاں کوئی دور کا بھی ذکر نہیں۔

مجلس انصاراللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع ۲۰۰۲ء

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس انصاراللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع ۲۰۰۲ء ۱۴ و ۱۵ر ستمبر بروز ہفتہ و اتوار، مسجد بیت الفتوح مورڈن میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔

اجتماع سے ایک روز قبل، جمعۃ المبارک کی شام لندن اور دیگر قریبی علاقوں کے انصار اور اُن کے خاندانوں کو ایک تربیتی فورم کیلئے بلایا گیا جو شام سات بجے مسجد بیت الفتوح مورڈن میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کُل حاضری قریباً گیارہ سو تھی۔ حاضرین میں ۵۳۰ خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ اس اجلاس میں مکرم سید نصیر شاہ صاحب، مکرم مسعود احمد بشیر صاحب، مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب اور مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب (قائمقام امیر یوکے) نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر خطاب کیا۔

اجتماع کا افتتاح مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے ہفتہ کے روز صبح قریباً ساڑھے دس بجے پرچم کشائی اور اپنے خطاب سے کیا۔ اپنے خطاب میں مکرم امیر صاحب نے مجلس انصاراللہ کے ساتھ اپنی وابستگی کا ذکر کرنے کے بعد اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جماعت جو عمارت بھی اپنے استعمال کے لئے حاصل کرتی ہے، خدا تعالیٰ اپنے فضل سے کچھ ہی عرصہ میں جماعت کی ترقیات کے پیش نظر اُسی وسیع عمارت کو چھوٹا کرکے دکھا دیتا ہے۔ آپ نے ۱۱ر ستمبر کے حوالہ سے بھی مختلف امور پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے انصار کو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی والی لمبی فعال زندگی کے لئے بھی دعاؤں کی یاددہانی کروائی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق بعض علمی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا جن میں تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی اور پیغام رسانی شامل تھے۔ دوپہر کے بعد تلقین عمل کے پروگرام میں مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودہا نے انصار سے خطاب کیا۔ آپ کے خطاب کا موضوع تھا: دین کو دنیا پر مقدم کرنا۔ آپ نے بہت سے روح پرور واقعات کے حوالہ سے اپنے مضمون کی وضاحت نہایت عمدگی سے کی۔

شام کو ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جس کے بعد تبلیغی نشست کا انعقاد ہوا جو قریباً تین گھنٹے جاری رہی اور اس میں مجلس انصاراللہ کی تبلیغی کوششوں میں کمی کو دُور کرنے کے سلسلہ میں بعض احباب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس مجلس کے مقررین میں مکرم بلال ایٹکنسن صاحب، مکرم چودھری امداد حسین صاحب، مکرم فواد حسن کانو صاحب مبلغ سیرالیون، مکرم منور احمد خورشید صاحب امیر سینیگال اور مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب شامل تھے۔ اس موقع پر مکرم وسیم احمد چودھری صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے نے اپنے خطاب میں مرکزی طور پر تیار کئے جانے والے کئی پروگراموں کا ذکر کیا جن میں مجالس کی طرف سے دلچسپی کا خاطر خواہ اظہار نہیں ہوا۔ انہوں نے زعماء اور ناظمین انصاراللہ کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔

اتوار کی صبح مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ سہ پہر کو منعقد ہونے والے اجلاس میں مکرم صدر صاحب انصاراللہ نے انصار کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہر پہلو سے قربانیوں کے معیار بڑھاتے چلے جانے کی تلقین کی۔ اس موقع پر ہیومینٹی فرسٹ کو ساڑھے آٹھ ہزار پاؤنڈ کا چیک بھی پیش کیا گیا۔ یہ رقم انصاراللہ کی چیریٹی واک کے ذریعہ اکٹھی کی گئی تھی۔ اس واک کے ذریعہ مجلس انصاراللہ نے چھ چیریٹیز کیلئے بیس ہزار پاؤنڈ سے زیادہ کی رقم اکٹھی کی تھی۔

اجتماع کے دونوں دن نماز تہجد کے علاوہ باقاعدگی سے درس القرآن اور درس الحدیث کے پروگرام بھی منعقد ہوتے رہے۔ اس موقع پر ایک تبلیغی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس کے انچارج مکرم عبدالہادی صاحب اور مکرم منیر کھوکھر صاحب تھے۔ اجتماع کے ایک اجلاس کے دوران مکرم چودھری ہادی علی صاحب نے "ذکر حبیب" کے عنوان سے تقریر کی۔

اتوار کی شام مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نائب صدر انصاراللہ پاکستان نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے۔ امسال مجلس انصاراللہ ساؤتھ ریجن کی مجلس Shirly کو "علم انعامی" کا مستحق قرار دیا گیا اور ساؤتھ ریجن نے بہترین ریجن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم و محترم نواب منصور احمد خانصاحب وکیل التبشیر ربوہ نے کی۔ انہوں نے اپنے پُراثر اختتامی خطاب میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دعوت الی اللہ کے متعلق ارشادات کی روشنی میں انصار کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

امسال اجتماع میں شامل ہونے والے برطانیہ کی مختلف مجالس سے انصار کی کُل تعداد ۷۹۰ تھی جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد ۶۷۶ تھی۔ لیکن زائرین کی تعداد امسال ۱۸۴ رہی جو گزشتہ سال ۲۰۴ تھی۔ اس طرح حاضرین کی کُل تعداد امسال ۹۷۴ ہے جو گزشتہ سال ۸۸۰ تھی۔ اس حاضری میں تربیتی فورم کے شرکاء کی تعداد شامل نہیں کی گئی۔

اجتماع کمیٹی کے ناظم اعلیٰ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب، اجتماع کمیٹی کے جملہ اراکین اور متعدد رضاکاروں نے پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے خصوصی محنت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر سے نوازے۔

(رپورٹ: فرخ سلطان)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خطوط میں مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEERPARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کی ویب سائٹ کا پتہ:

http://www.alislam.org/alfazal/d/

اس سال "الفضل ڈائجسٹ" میں شامل اشاعت مضامین کے حوالہ سے ہمیں جو خطوط موصول ہوئے ہیں، اُن میں سے دو خطوط ذیل میں پیش ہیں۔

۱۔ مکرم سردار احمد چودھری صاحب آف ہیز لندن رقمطراز ہیں: "یکم نومبر ۲۰۰۲ء کے شمارہ میں مکرم محمد صدیق ثاقب زیروی صاحب کے حوالہ سے ذکر ہے کہ انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی علالت پر ایک نظم میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے یہ شعر کہا تھا:

ساری دنیا کے مریضوں کو شفا دے یا ربّ
آج معلوم ہوا ہے کہ علالت کیا ہے

محترم ثاقب صاحب سے خاکسار کے ذاتی تعلقات اُس وقت قائم ہوئے جب وہ تقسیم ہند سے قبل زندگی وقف کر کے قادیان تشریف لائے اور اُن کی مشہور نظم "اے قادیاں دارالاماں! اونچا رہے تیرا نشاں" زبان زدِ عام تھی۔ یہ چند الفاظ اُن کے کارہائے نمایاں یا شاعری پر تنقیص کیلئے نہیں بلکہ صرف اور صرف اسلئے ضبط تحریر میں لا رہا ہوں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں کوئی ایسی بات راہ نہ پائے جو واقعتاً صحیح نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ شعر مشہور شاعر اختر شیرانی کی اُس نظم کا حصہ ہے جو انہوں نے اپنی تخیلی یا حقیقی محبوبہ کی علالت کی خبر ملنے پر کہی تھی۔ محترم ثاقب مرحوم نے اپنے محبوب آقا کی علالت پر اسی نظم کے وزن قافیہ اور ردیف کو اپنا کر جو اشعار رقم کئے اور ہفت روزہ "لاہور" میں شائع کئے وہاں اختر کا مذکورہ شعر Inverted Coma میں چھپا ہوا ہے جسے احباب نے غلطی سے ثاقب صاحب کی طرف منسوب کر دیا۔ اختر شیرانی کی نظم کے دو شعر ابھی تک میرے حافظہ میں محفوظ ہیں، جنہیں شعر و شاعری کا ذوق رکھنے والے احباب کی نذر کر دیتا ہوں:

اُن کی صحت کی خبر آئے گی جلد آئے گی
دل ناداں تجھے آخر کو یہ وحشت کیا ہے
سامنے ہوں تو فدا کردیں دل و جاں اُن پر
مَیں نہیں جانتا اختر کہ عیادت کیا ہے"

۲۔ مکرم محمود کامران صاحب آف لندن لکھتے ہیں: "۶؍دسمبر ۲۰۰۲ء کے الفضل ڈائجسٹ میں میرے دادا حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب ابوالمبارک کا ذکر خیر شائع ہوا جو رسالہ "خالد" ربوہ سے منقول تھا۔ اس میں مضمون نگار سے ایک غلطی ہوگئی تھی جسے درست کیا جانا ضروری ہے۔ براہ کرم صفحہ ۱۴ کالم ۴ کا دوسرا پیرا یوں پڑھا جائے: "آپؓ کی شادی ۸؍جولائی ۱۹۲۶ء کو محترمہ زینب بی بی صاحبہ بنت حضرت حافظ امام الدین صاحبؓ سے ہوئی۔ آپؓ نے ۲۷؍اپریل ۱۹۹۴ء کو وفات پائی اور پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے۔"

۲۰۰۲ء کے دوران "الفضل ڈائجسٹ" کی زینت بننے والے مضامین کا انڈیکس ذیل میں پیش ہے۔ اس کی تیاری میں اگرچہ ہر ممکن احتیاط برتی گئی ہے تاہم کسی فروگذاشت کی صورت میں ادارہ معذرت خواہ ہے۔

۴؍جنوری ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۱

☆ احمدی خواتین کی قربانیاں از مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ
☆ جماعت احمدیہ اور خدمت انسانیت از مکرم مولوی برہان احمد ظفر صاحب

۱۱؍جنوری ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۲

☆ احمدیوں کی مالی قربانیاں از مکرم خورشید احمد انور صاحب
☆ ٹیسٹ کرکٹ کا آغاز از مکرم بابر شبیر صاحب

۱۸؍جنوری ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۳

☆ مستجاب الدعوات وجود - حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از سیدہ نسیم سعید صاحبہ
☆ حفاظت الٰہی کے حیران کن نظارے از مکرم محمود مانگ صاحب (ترجمہ: مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب)
☆ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ کی نظم سے انتخاب:
"اپنے اعمال نظروں میں پھرنے لگے ......"

۲۵؍جنوری ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۴

☆ حضرت حکیم مولوی اللہ بخش خان صاحبؓ از محترم ثاقب زیروی صاحب
☆ مکرم حکیم محمد عقیل صاحب از مکرم نعیم طاہر سون
☆ محترم شیخ ناصر احمد صاحب کی خودنوشت سوانح
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی نظم سے انتخاب
"فیض میں آفتاب لگتا ہے"

یکم فروری ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۵

☆ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے جاں نثار (محترم افتخار چودھری صاحب، عزیزم شہزاد احمد، محترم عطاء اللہ صاحب، محترم غلام محمد صاحب، مکرم عباس علی صاحب)
☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی نظم سے انتخاب
"گھٹا لہو کی جو گھٹیالیاں سے آئی ہے"
☆ تخت ہزارہ کے روشن ستارے (محترم ماسٹر ناصر احمد صاحب، محترم نذیر احمد صاحب رائے پوری، محترم عارف محمود صاحب، عزیزم مبارک احمد، عزیزم مدثر احمد)
☆ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی نظم سے انتخاب
"پل رہی ہے موت کی آغوش میں تازہ حیات"
☆ محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب از مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب
☆ میجر محمد اسلم منہاس صاحب از مکرمہ ممتاز اسلم صاحبہ

۸؍فروری ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۶

☆ محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب از مکرم سید ساجد احمد صاحب + محترم عبدالمالک صاحب و دیگر احباب
☆ اعزاز (مکرمہ منورہ صدیقہ صاحبہ، مکرمہ امامہ صاحبہ، مکرم پروفیسر محمود حسین صاحب، مکرم عبدالرافع صاحب، مکرم منور لقمان صاحب، مکرم فواد نعیم خالد صاحب)

۱۵؍فروری ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۷

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی نظر میں حضرت مصلح موعودؓ کا مقام از مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی نظم سے انتخاب
"میرا حبیب تھا، مری آنکھوں کا نور تھا"
☆ یاد محمودؓ از محترم مرزا عبدالحق صاحب
☆ حضرت مصلح موعودؓ از مکرم عبدالسمیع نون صاحب
☆ مکرم عبدالسلام اختر صاحب کی نظم سے چند اشعار
"اے فطرتِ بلند کے اِک گوہر کمال"
☆ حضرت مصلح موعودؓ اور علومِ ظاہری از مکرم چودھری محمد صدیق صاحب

۲۲؍فروری ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۸

☆ مکرم پروفیسر پرویز پروازی صاحب کی نظم سے انتخاب
"مسجد فضل میں اس طرح وہ چل کر آئے"
☆ محترم ملک بشیر احمد صاحب از مکرمہ حمیدہ بشیر صاحبہ
☆ محترم حافظ سخاوت حسین صاحب از مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب
☆ محترم چودھری بشیر احمد وڑائچ صاحب از مکرم اعجاز احمد وڑائچ صاحب
☆ اعزازات (مکرم نعیم احمد خانصاحب، مکرم وسیم احمد شاہ صاحب، مکرمہ فوزیہ ناصر صاحبہ)
☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی نظم سے انتخاب
"جہاں بھی عدل کی پگڑی کوئی اچھالے گا"

یکم مارچ ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۹

☆ قبولیت دعا کے معجزات از متفرق احباب (مرتبہ: مکرم سہیل ثاقب بسرا صاحب)
☆ مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کی نظم سے انتخاب
"مبحث رائگاں سے اٹھتا ہے"
☆ محترم قریشی نورالحق تنویر صاحب از مکرمہ طاہرہ تنویر صاحبہ
☆ مکرمہ صائمہ امینہ صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
"ہم زمانے میں بس اِک اسی سے ملے"
☆ محترم چودھری ولی محمد صاحب از مکرم جاوید احمد جاوید صاحب
☆ باکسنگ از مکرم شیخ مظفر احمد شرما صاحب
☆ حضرت سردار محمد ایوب خانصاحبؓ از مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب
☆ محترمہ خدیجہ کوپ مین صاحبہ از مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

۸؍مارچ ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۱۰

☆ مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی نظم سے انتخاب
"اللہ مددگار، خدا حافظ و ناصر"
☆ حضرت مولوی فرزند علی خانصاحب از مکرم شیخ خورشید احمد صاحب
☆ محترم مرزا سردار محمد صاحب از مکرمہ امۃ القدوس مبشر صاحبہ

۱۵؍مارچ ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۱۱

☆ حضرت مسیح موعودؑ کی عبادت الٰہی از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ
☆ مقدمہ دیوار از مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
"تنہا مسافرت کی صعوبتیں نہ پوچھیے"

۲۲؍مارچ ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۱۲

☆ سیرۃ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام (مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)
☆ ۲۳؍مارچ...... روایات کی روشنی میں از مکرم محمد محمود طاہر صاحب
☆ حضرت مسیح موعودؑ کی طبابت از مکرم خواجہ عبدالعظیم صاحب

۲۹؍مارچ ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۱۳

☆ مکرم پرویز پروازی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
"معجزہ کوئی مرے دستِ دعا سے اُٹھے"
☆ "آئس لینڈ" از مکرم رشید احمد چودھری صاحب
☆ انٹرویو مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب از مکرم میر انجم پرویز صاحب و مکرم محمد آصف عدیم صاحب
☆ مکرمہ ارشاد عرشی صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
"وہ گداؤں کو بادشاہ کردے ......"

۵؍اپریل ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۱۴

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ از محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب
☆ اقلیدس از مکرم طارق حیات صاحب
☆ حضرت حافظ نور محمد صاحبؓ از مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب
☆ اردو کا پہلا غزل گو ولی دکنی از مکرم فرخ شاد صاحب
☆ محترم چودھری عبدالرحمن صاحب

۱۲؍اپریل ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۱۵

☆ عالمی عدالت انصاف از مکرم راجہ نصراللہ خانصاحب
☆ حضرت حسن رہتاسی صاحبؓ از مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب
☆ محترم ماسٹر خان محمد صاحب از مکرم ناصر احمد ظفر صاحب

۱۹؍اپریل ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۱۶

☆ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد منور صاحب
☆ محترم سردار خان صاحب آف لہڑی از محترم راجہ محمد مرزا خانصاحب
☆ یوپی (انڈیا) کا ایک معزز احمدی خاندان از مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب

۲۶؍اپریل ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۱۷

☆ محترم پروفیسر ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر شہید از مکرمہ ناصرہ بنت ظریف صاحبہ
☆ گرینڈ سلام از مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب
☆ احمدی نوجوان کی خدمت خلق کے دوران جانی قربانی

۳؍مئی ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۱۸

☆ حضرت عائشہ صدیقہؓ از مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب
☆ محترم مرزا سیف اللہ خان فاروق صاحب از مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
☆ حضرت زرتشتؑ از مکرم محمد احمد فہیم صاحب
☆ بقراط از مکرم طارق حیات صاحب
☆ افغانستان از مکرم سید حسن خان صاحب
☆ حضرت ابوذر غفاریؓ از مکرم ظہور احمد مقبول صاحب

۱۰؍مئی ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۱۹

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ از مکرم ماجد احمد خان صاحب
☆ محترم الحاج محمد شریف کولی صاحب (گیمبیا) از مکرم ندیم خالد رانا صاحب
☆ محترم محمد شریف نوشہروی صاحب کا قبول احمدیت

۱۷؍مئی ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۲۰

☆ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب از مکرم احمد سلام صاحب
☆ محترم مرزا محمد سعید بیگ صاحب از مکرم رانا مبارک احمد صاحب
☆ حضرت شیخ عطاء اللہ صاحب از مکرمہ نسیم ذکاء ملک صاحبہ
☆ حضرت قاضی حکیم محمد حسین صاحب از مکرمہ بشارت منیر صاحبہ

۲۴؍مئی ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۲۱

☆ حضرت مولوی غلام رسول راجیکی صاحبؓ کی قبولیت دعا از مکرمہ مسز مبارکہ احمد صاحبہ
☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی نظم سے انتخاب
"زندگی دیتا ہے ہم کو مسکرانا آپ کا"

۳۱؍مئی ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۲۲

☆ دنیا کا مؤثر ترین انسان از مکرم محمد زکریا ورک صاحب
☆ محترم مرزا محمد ادریس صاحب
☆ محترم میاں محمد عالم صاحب از مکرم عبدالقیوم صاحب
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ از مکرم مظفر احمد شہزاد صاحب

۷؍جون ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۲۳

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی سیرت از مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب اور مکرم عطاء الرقیب منور صاحب

۱۴؍جون ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۲۴

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ (مرتبہ: مکرم انتصار نذر صاحب) از مکرم محمود احمد شاہد صاحب، مکرم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب، مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب، مکرم مجیب الرحمٰن صاحب

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے کلام سے چند اشعار

"دنیا کے کام بے شک کرتا رہوں گا مَیں بھی"

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ (مرتبہ: محمود مجیب اصغر صاحب) از مکرم لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد صاحب، مکرم چودھری محمد علی صاحب، مکرم ملک عبدالرب صاحب۔

۲۱؍جون ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۲۵

☆ حضرت مہاشہ محمد عمر صاحب از مکرمہ ثریا غازی صاحبہ

☆ آکوپنکچر از مکرم فواد احمد راٹھر صاحب

۲۸؍جون ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۲۶

☆ حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ ہرسیاں والے از مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ

☆ مکرم ماسٹر محمد اسلم بٹ صاحب از مکرم محمد اکرم صاحب

☆ مکرم چودھری محمد علی صاحب کی نظم سے انتخاب

"اب اِسی دھن میں بھرے شہر کو جینا ہوگا"

☆ مکرم محمد اسماعیل صاحب بقاپوری از مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب

۵؍جولائی ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۲۷

☆ حضرت مولوی برہان الدین جہلمی صاحبؓ از مکرم مولانا محمد منور صاحب

☆ مکرم فضل الرحمٰن بشیر صاحب کی نظم سے انتخاب

"محبتوں کے دائرے تھے پھیلتے چلے گئے"

☆ نادر کاکوروی از مکرم فرخ شاد صاحب

☆ احمدی تیراک مکرم منور لقمان صاحب کا انٹرویو

☆ جالینوس از مکرم طارق حیات صاحب

☆ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ از مکرمہ طاہرہ جبین صاحبہ

☆ محترم مولانا بشیر احمد خادم صاحب از مکرم سید قیام الدین برق صاحب

☆ مکرم قریشی قمر احمد صاحب از مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب

☆ اعزازات (مکرمہ سدرہ سیف صاحبہ، مکرمہ وجیہہ احمد صاحبہ اور مکرمہ ھدیٰ ہارون صاحبہ)

۱۲؍جولائی ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۲۸

☆ حضرت ابوسعید عربؓ از مکرم دوست محمد شاہد صاحب

☆ مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب از مکرم سید سجاد احمد

☆ پاکستان کے بہترین یونیورسٹی ٹیچر مکرم ڈاکٹر محمود حسین صاحب کا انٹرویو از مکرم یوسف سہیل شوق صاحب

☆ مکرم احمد خان ایاز صاحب از مکرم مقصود احمد منیب صاحب

۱۹؍جولائی ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۲۹

☆ حضرت حسان بن ثابتؓ از مکرم ظہور الٰہی توقیر صاحب

☆ مکرم احسن اسماعیل صدیقی صاحب کی نعت سے انتخاب

"کس کے حسنِ جانفزا سے جگمگائے شش جہات"

☆ بدھ مت کے بانی گوتم بدھ از مکرم محمد احمد فہیم صاحب

۲۶؍جولائی ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۳۰،۳۱

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحابؓ کا ذوق عبادت از مکرم سہیل ثاقب بسرا صاحب

☆ حضرت خنساءؓ از مکرم غلام مصباح صاحب

☆ مکرم محمود الحسن صاحب کی نظم سے انتخاب

"عشق ایثار تک نہیں پہنچا"

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ از مکرم مرزا مجید احمد صاحب اور مکرم عبدالمنان ناہید صاحب

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی یاد میں مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کے کلام سے انتخاب

"گو بڑا رتبہ تھا دربارِ خلافت میں مگر"

☆ ایک مسجد کی تعمیر از مکرم عبدالغفور خادم صاحب

☆ محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب از مکرم عبدالسمیع خان صاحب

☆ ایک عبرت انگیز واقعہ از مکرم داؤد احمد نوید صاحب

☆ مکرم سلیمان میر صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار

"جو چاہتے ہو کہ زندگی کی......"

۹؍اگست ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۳۲

☆ مکرم رحمت علی مسلم صاحب از مکرمہ ملیحہ مسلم صاحبہ

☆ مکرم چودھری ناصر محمد سیال صاحب

☆ مکرم احمد خان ایاز صاحب از مکرم عبدالغفار ڈار صاحب

☆ بیہوشی کی دوا-انستھیزیا

☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی غزل سے انتخاب

"حرفوں میں یہ پل ہم نے سموئے بھی بہت تھے"

۱۶؍اگست ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۳۳

☆ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ از مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب

☆ مکرم چودھری محمد علی صاحب کے کلام سے انتخاب

"اشکوں نے دِل کی دیوار گرادی ہے"

☆ محترم مولوی محمد دین شاہد صاحب از مکرم مولوی محمد صدیق گورداسپوری صاحب

☆ مکرمہ شگفتہ عزیز صاحبہ کے کلام سے انتخاب

"میری سانس میں ہے بسا ہوا......"

۲۳؍اگست ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۳۴

☆ اسیروں کا رستگار از مکرم عبدالغنی صاحب

☆ مکرم مبارک احمد بقاپوری صاحب از مکرم محمد اسحاق بقاپوری صاحب

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مدح میں مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے قصیدہ سے انتخاب

"ہوتا نہیں اُس کا درِ الطاف کبھی بند"

۳۰؍اگست ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۳۵

☆ حضرت مسیح موعودؑ کے چند مقولے از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ

☆ بانیٔ پاکستان محمد علی جناح

۶؍ستمبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۳۶

☆ روزنامہ "الفضل" ربوہ کا سالانہ نمبر ۲۰۰۱ء

☆ جرمنی کی تاریخ از مکرم ظہیر احمد خالد صاحب

☆ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کی نظم سے چند اشعار

"آندھی اٹھتی رہی، برق گرتی رہی،......"

☆ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا کا جلسہ سالانہ نمبر

☆ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ از مکرمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ

☆ ام المومنین حضرت امّ سلمیٰؓ از مکرمہ عطیہ شریف صاحبہ

☆ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ کی نظم سے انتخاب

"ہم نے ہر حال میں روشن کئے جذبوں کے چراغ"

۱۳؍ستمبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۳۷

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی قبولیت دعا کے واقعات۔ مرتبہ: مکرم شکیل احمد ناصر صاحب

☆ حضرت سعد بن ربیعؓ از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ ربوہ کی توسیع شدہ مساجد (یادگار، انوار، الحبیب)

☆ مکرم اکرم محمود صاحب کی نظم بعنوان "نذر اسیران راہ مولیٰ" سے انتخاب

"آنکھوں میں ستارہ ہے ہتھیلی پہ دیا ہے"

۲۰؍ستمبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۳۸

☆ مسجد الجامع الاموی دمشق از مکرم داؤد احمد عابد صاحب

☆ مکرم غلام قادر باجوہ صاحب از مکرم محمد اقبال صاحب

☆ محترم یوسف سہیل شوق صاحب از مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب

☆ اعزاز (مکرم محمد احمد منور صاحب، مکرم محمد عثمان الحق سیٹھی صاحب، مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ، مکرمہ سعدیہ لطیف صاحبہ، مکرمہ صدف ودود صاحبہ)

۲۷؍ستمبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۳۹

☆ صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ اور قبولیت دعا از مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب

☆ ۱۹۰۲ء کے اہم واقعات

۴؍اکتوبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۴۰

☆ مکرم محمد ہادی صاحب کی نظم سے انتخاب

"جو آؤ تو رستے میں آنکھیں بچھاؤں"

☆ صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ کی نماز تہجد از مکرم عبدالسمیع خان صاحب

☆ محترم چودھری عزیز احمد صاحب از مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب

☆ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ از مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب

☆ پیلے - فٹ بال کا بادشاہ از مکرم قیصر محمود صاحب

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ اخلاقی کہانی

☆ مکرم سید منور شاہ صاحب از مکرم حنیف احمد قمر صاحب

☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی نظم سے انتخاب

"ہے نبھانا گرچہ عہدِ بیعت ہی مشکل بہت"

۱۱؍اکتوبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۴۱

☆ حضرت منشی گلاب دین صاحب رہتاسیؓ از مکرم ملک مقصود احمد صاحب

☆ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ

☆ سیارہ "مشتری" از مکرم محمد داؤد ظفر صاحب

۱۸؍اکتوبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۴۲

☆ محترم مرزا عبدالحق صاحب کا انٹرویو از ادارہ الفضل

☆ حضرت مصلح الدین راجیکی صاحبؓ کا منتخب کلام

"نہ جھپکنے پائے تھے آنکھ ہم کہ فلک کا دَور بدل گیا"

۲۵؍اکتوبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۴۳

☆ محترم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب

☆ طاعون از مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب

☆ محترمہ ناصرہ شفقت صاحبہ از مکرم نور الٰہی ملک صاحب

☆ اعزاز (مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب، مکرمہ منورہ صدیقہ صاحبہ، مکرم مظفر احمد چودھری صاحب)

☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کے کلام سے انتخاب

"ترا خیال ہی بزم ادب میں لائے مجھے"

یکم نومبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۴۴

☆ محترم ثاقب زیروی صاحب (از مکرم عبدالسمیع نون صاحب + مکرم حمید اللہ ظفر صاحب + مکرم راجا نصر اللہ خانصاحب + مکرم سعید احمد مجید صاحب)

منظومات از مکرم عبدالکریم قدسی صاحب

"فکر کی جولانیوں کے، ڈال کر ہاتھوں میں ہاتھ"

اور "بات کرتے ہیں مگر باچشم نم"

نظم از مکرم راغب مراد آبادی صاحب

"شمع حبِ احمدؐ مرسل ہے دل میں ضَو فگن"

۸؍نومبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۴۵

☆ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ از مکرم غلام احمد نسیم صاحب

☆ احمدی سرجن ڈاکٹر ندیم میاں صاحب کا کارنامہ از مکرم پروفیسر محمد افضل صاحب

☆ بلڈ پریشر اور شوگر از مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال صاحب

☆ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی نعت سے انتخاب

"کارگاہِ کُن فکاں کا راز میرا مصطفیٰ"

☆ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ از مکرم میر محمود احمد ناصر صاحب

۱۵؍نومبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۴۶

☆ حضرت صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ از مکرمہ وسیمہ صاحبہ

☆ محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب از مکرم منصور احمد ظفر صاحب

☆ پہلے انگریز واقف زندگی مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب

☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحبؒ کی نظم سے انتخاب

"ممبر پہ کھڑا ہو کہ وہ بیٹھا نظر آئے"

۲۲؍نومبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۴۷

☆ حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر صاحبؓ از مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب

☆ محترمہ بیگم زبیدہ بانی صاحبہ کا ذکر خیر از مکرم شریف احمد بانی صاحب

☆ اعزاز (مکرم منور لقمان صاحب + مکرم عبدالکریم قدسی صاحب + مکرم منیب انور صاحب)

☆ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی نظم سے انتخاب

"خاک پر رکھ کر جبیں یہ راز مَیں نے پا لیا"

۲۹؍نومبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۴۸

☆ مکرم غلام مصطفیٰ محسن صاحب شہید از مکرم محمد شعیب شاکر صاحب

☆ مکرم ملک ظفر احمد مجوکہ صاحب از مکرمہ شازیہ ظفر صاحبہ

☆ مکرم ملک محمد داؤد صاحب مربی سلسلہ

☆ اعزاز (عزیزم سفیر احمد ورک صاحب + مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب)

☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی نظم سے انتخاب

"مَیں شہرِ تیرہ شب ہوں مری تیرگی مٹا"

۶؍دسمبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۴۹

☆ میری ذات اور خاندان پر احمدیت کے اثرات از مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

☆ ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب از مکرم اسماعیل منیر صاحب

☆ مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کی نظم سے انتخاب

"غیر تھا پہلے بھی حال دل مگر ایسا نہ تھا"

☆ مکرم عبدالمنان طاہر صاحب آف مظفر آباد کشمیر از مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب

☆ حضرت عبداللہ بن جحشؓ از مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

☆ حضرت ابوالمبارک محمد عبداللہ صاحبؓ از مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب

☆ اعزازات (مکرمہ صوبیہ ارشد صاحبہ، سید مطہر احمد صاحب، مکرم منور لقمان صاحب و لطف الرحمٰن صاحب)

☆ مکرمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ کی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یاد میں کہی گئی نظم سے انتخاب ..

"وہ میرا دوست بھی تھا مونس و غم خوار بھی تھا"

۱۳؍دسمبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۵۰

☆ حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ

☆ حضرت راجہ عطا محمد خان صاحبؓ از مکرم راجہ نصیر احمد خان صاحب

☆ برمودا کے جزائر

۲۰؍دسمبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۵۱

☆ محترم پروفیسر عباس بن عبدالقادر شہید از مکرمہ مریم بنت عباس صاحبہ

☆ حضرت حکیم مولانا عبیداللہ بسملؓ از مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

☆ مکرم محمد ہادی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب

"فیصلہ یوں تو عدالت بھی سنادیتی ہے"

۲۷؍دسمبر ۲۰۰۲ء - جلد ۹ شمارہ ۵۲

☆ انڈیکس "الفضل ڈائجسٹ" ۲۰۰۲ء

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

27/12/2002 – 02/01/2003

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 27th December 2002
27 Fatah 1381
22 Shawwal 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.

01:00 Yassarnal Qur'an: Correct pronunciation of the Holy Qur'an. Programme no. 47

01:30 Majlis-e-Irfan: Question and answer session in Urdu. Rec: 18.01.02

02:00 Spotlight: Taleem-ul-Qur'an & Hadhrat Musleh Maud (ra). Programme no. 2.

02:40 MTA Sports: Kabadee semi final between Faisalbad and Rabwah.

03:25 Around the Globe: A documentary about Alcan Highway adventure road to Alaska.

04:20 Seerat-un-Nabi: A discussion on the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw). Programme no. 72.

05:00 Homoeopathy Class: Class no. 107.

06:10 Tilaawat, MTA News.

06:40 Liqaa Ma'al Arab: A regular sitting with Arabic guests. Session no. 423 Rec. on 14.07.98.

07:45 Saraiki Service: A discussion on Seerat-un-Nabi (saw). Programme no. 28.

08:40 Majlis-e-Irfaan: Q/A Session in Urdu. Rec. 18.01.02

09:10 Spotlight: ®

09:50 Spotlight: A talk with Bashir Ahmad Chandeo.

10:25 Indonesian Service: Variety of programmes in the Indonesian language.

11:25 Seerat-un-Nabi: An Urdu discussion on the Holy Prophet (saw). ®

12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News.

13:00 Friday Sermon: Delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.

14:00 Bengali Mulaqaat: A sitting with Bengali speaking guests. Rec. 10.09.02

14:30 MTA Travel: A visit to Galiyaat, Ayubiya.

15:05 Friday Sermon: ®

15:20 Seerat-un-Nabi: ®

16:00 French service: Various programmes.

17:00 German service: Various programmes.

18:05 Liqaa Ma'al Arab: Session no. 423

19:10 Arabic service: Various programmes.

20:10 Yassarnal Qur'an: ®

20:35 Majlis-e-Irfaan: ®

21:05 Spotlight: ®

21:45 Friday Sermon: ®

22:00 MTA Travel

22:30 Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).

22:5 Homoeopathy Class: Class no. 107

Saturday 28th December 2002
28 Fatah 1381
23 Shawwal 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.

00:50 Yassarnal Qur'an: Programme no. 9.

01:20 Q&A Session: Recorded on 14.06.98.

02:25 Kehkashaan: An Urdu discussion on the topic of Israf.

03:05 Urdu Class: Session no. 502 with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.

04:15 Anwar-ul-Uloom: A quiz programme. No. 9.

05:05 Mulaqaat: A sitting with German friends. Rec:25.03.00

06:05 Tilaawat, MTA International News.

06:30 Liqaa Ma'al Arab: A regular sitting with Arabic guests. Session no. 425 rec. on 16.07.98

07:30 French Service: Educational and entertaining items in the French language.

09:10 Dars-ul-Qur'an: Session no. 18 rec. on 30.01.97

10:40 Indonesian service: Variety of programmes.

12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.

12:50 Urdu class: Session No. 502 Rec: 19.06.99

14:00 Bangla Shomprochar: Variety of programmes.

15:00 Children's Class with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad in the English language.

16:05 French Service: ®

17:40 German Service: Various Programmes.

18:45 Liqa Ma'al Arab: Session No. 425 Rec. on 16.07.98

19:45 Arabic service: Various programmes in the Arabic language.

20:30 Yassarnal Qur'an: Programme No. 9

20:50 Q&A Session by Hadhrat Khalifatul Masih IV.

21:55 Children's Class: Held in the English language.

23:00 Mulaqaat: Sitting with German friends. ®

Sunday 29th December 2002
29 Fatah 1381
24 Shawwal 1423

00:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, News.

01:00 Children's class: Held on 07.07.01- Part 1

01:30 Q&A Session: With English speaking friends held on 18.12.95

02:30 Spotlight: An Urdu discussion.

03:10 Friday Sermon: ®

04:10 Tahrik-e-Ahmadiyyat: A quiz based on the history of Ahmadiyyat. Programme no. 40

05:00 Mulaqaat: A weekly sitting of Lajna with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad. Rec: 24.09.00

06:05 Tilaawat, MTA News.

06:40 Liqaa Ma'al Arab session No. 416. Rec on: 17.06.98.

07:45 Spanish service: Translation of Friday Sermon recorded on 27.02.98

08:55 Mosha'irah: An evening with Obaid-ullah-Aleem.

09:40 Tahrik-e-Ahmadiyyat: ®

10:25 Indonesian Service: Various Items.

11:15 Spotlight: An introduction to Hadhrat Masih Mauds (as) book 'Faslul Khitab'.

12:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, MTA News.

13:00 Majlis-e-Irfaan: Q/A Session in Urdu.

14:00 Bangla Shomprochar: Various items.

15:05 Mulaqaat: ®

16:05 Friday Sermon: ®

17:05 German Service: Various Items.

18:10 Liqaa Ma'al Arab: Session No: 416.

19:15 Arabic Service: Various Items.

20:15 Children's Class: Recorded 08.12.95

20:40 Q&A session with Hazoor and Urdu speaking friends.

21.45 Moshaa'irah: ®

22:50 Mulaqaat: ®

Monday 30th December 2002
30 Fatah 1381
25 Shawwal 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News.

01:00 Kudak: Children's programme in Urdu. Programme no 3.

01:30 Q&A Session: Held on 26.04.98

02:25 Ruhaani Khazaa'en: A quiz in Urdu based on the books of the Promised Messiah (as).

03:05 Urdu Class: Recorded on: 23.06.99 class No. 503.

04:15 Learning Chinese with Usman Chou.

05:00 Rencontre Avec Les Francophones:A sitting with French speaking guests. Rec on: 03.09.01

06:05 Tilaawat, MTA News.

06:30 Liqaa Ma'al Arab: Sitting with Arabic speaking guests. Session no. 427 Rec: 22.07.98

07:30 Chinese Programme: Reading from the Chinese book 'Islam among Religions'.

07:55 Spotlight: A discussion on 'Barkaat-e-Khilafat'. Part 3.

08:45 Q&A Session: Hazoor and English speaking friends. Rec: 12.07.98

09:45 Khutabaat-e-Imam: A quiz about the Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.

10:10 Indonesian Service: A variety of programmes.

11:10 Safar Hum Nay Kiyaa: A visit to Chitrali Patti, Pakistan.

12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News.

12:50 Urdu Class: ®

14:00 Bangla Shomprochar: Various Items.

15:05 Rencontre Avec Les Francophones: ®

16:05 French Service: Various Items.

17:05 German Service: Various Items.

18:10 Liqa Ma'al Arab: Session No.427 ®

19:10 Arabic Service: Various Items.

20:10 Kudak: ®

20:35 Q&A: Rec: 26.04.98

21:35 Ruhaani Khazaa'en: A quiz programme in Urdu.

22:10 Rencontre Avec Les Francophones: ®

23:10 Safar Hum Nay Kiyaa: ®

Tuesday 31st December 2002
31 Fatah 1381
26 Shawwal 1423

00:05 Tilawat, Dars-e-Hadith, MTA News.

01:05 Waaqifeen-e-Nau: An educational and entertaining programme for children.

01:30 Ilmi Khutabaat: An Urdu speech on 'The impact of Ahmadiyyat on the rest of the islamic world'.

02:35 Medical matters: A discussion on the topic of 'Skin'.

03:15 Around the Globe: A documentary on 'Aeronautic flying machine'.

04:20 Lajna Magazine: programme no. 40.

05:10 Mulaqaat: A weekly sitting with Bengali guests. Rec: 08.05.01

06:05 Tilaawat, MTA News.

06:35 Liqa Ma'al Arab: Session No: 428 Rec: 23.07.98

07:50 MTA Sports: Annaul Sport rally of Majlis Ansarullah, Rabwah.

08:15 Spotlight: An Urdu speech on 'The blessings of Khilafat'.

08:40 Dars-ul-Qur'an: Rec on: 02.02.97 Session no. 20.

10:20 Indonesian Service: Various Items.

11:20 Medical matters: ®

12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.

12:55 Q/A Session : ®

14:00 Bangla Shomprochar: Various Items.

15:05 Mulaqaat: Sitting with German friends.

16:05 French service: Learning French. Lesson No. 35

16:30 French Service: Various programmes.

17:05 German Service: Various Items.

18:10 Liqaa Ma'al Arab: Session No.428 ®

19:15 Arabic Service: Various programmes.

20:15 Waaqifee-ne-nau: An educational and entertaining programme for children.

20:40 Ilmi Khitabaat: Speech on 'The impact of Ahmadiyyat on the rest of the Islamic world'.

21:45 Around the Globe: ®

22:40 From The Archives: Friday Sermon. Rec: 23.04.93

23:40 Spotlight: An Urdu speech on 'The blessings of Kilafat'.

Wednesday 01st January 2003
01 Sulah 1382
27 Shawwal 1423

00:05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA News.

01:00 Guldastah: Children's programme no. 9.

01:35 Reply to Allegations: Rec. on 04.04.94

02:40 Hamaari Kaa'enaat: Programme no. 41.

03:10 Urdu Class: With Hazoor.

04:20 Seerat Hadhrat Musleh Maud (ra): programme no. 4

04:55 From the Archives: Friday sermon Rec. on 23.04.93

06:05 Tilaawat, MTA News.

06:35 Liqaa Ma'al Arab: Session no. 429 rec. on 28.07.98

07:35 Swahili Service: A discussion on the sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).

09:00 Reply to Allegations: ®

10:15 Indonesian Service: Various Items.

11:15 Seerat Hadhrat Musleh Maud (RA): programme no. 4

12:05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA News.

12:50 Urdu Class: ®

14:00 Bangla Shomprochar: Variety Items.

15:05 From the Archives: Rec. on: 23.04.93

16:10 Rencontre Avec Les Francophones: A question and Answer held on 01.08.97.

17:15 German Service: Various Items.

18:10 Liqaa Ma'al Arab: ®

19:10 Arabic Service: Various Items.

20:25 From The Archives: F/S Rec: 23.04.93

21:30 Guldastah: ®

22:10 Hamaari Kaa'enaat: Programme no. 41.

22:35 Reply to allegations: Rec: 04.04.94

Thursday 02nd January 2003
20 Sulah 1382
28 Shawwal 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.

01:00 Waaqifeen-e-Nau: A programme for children.

01:30 Q&A Session: Held on 07.06.98

02:35 Photography: A series of lessons in Photography.

03.15 Canadian Horizon: Class No. 54.

04:25 Computers for everyone: Lectures on how to use a computer.

04:55 Tarjamatul Qur'an Class: No. 281 Rec: 28.10.98

06:05 Tilaawat, MTA International News.

06:30 Liqa Ma'al Arab: Session no. 430 Rec on: 29.07.98

07:30 Sindhi Muzakarah: An introduction to Ahmadiyyat.

08:00 Sindhi Muzakarah: Topic: 'The truth of Hadhrat Museh Maud (as)'.

08:45 Q&A Session: ®

09:50 Sang-e-Meel: Scientific inventions and their inventors. Topic: 'The importance of time.'

10:15 Indonesian Service: Various items.

11:15 Photography: ®

11:40 MTA Travel: Chocolate Heaven. A documentary about the international chocolate fair in 1998 in London.

12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.

12:45 Q&A Session: With English speaking friends.

13:55 Bangla Shomprochar: F/S Rec 18.04.97

15:00 Tarjamatul Qur'an Class: Rec. on 28.10.98

16:00 French Service: Various items.

17:00 German Service: Various items.

18:05 Liqa Ma'al Arab: ®

19:05 Arabic Service: Daily items.

20:05 Waaqifeen-e-Nau: ®

20:35 Q&A Session: ®

21:40 Photography: ®

22:10 Sang-e-Meel: ®

22:30 Tarjamatul Qur'an Class: Class no. 281

23:30 MTA Travel: ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 Friday, December 27, 2002 Issue No. 52

جماعت احمدیہ ماریشس کے جلسہ سالانہ ۲۰۰۲ء کا بابرکت انعقاد

صدر مملکت ماریشس کی شمولیت اور حاضرین سے خطاب۔ جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور خدمات پر خراج تحسین

قریباً اڑھائی ہزار افراد کی شمولیت ۔ ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات میں جلسہ کی تشہیر۔

(رپورٹ: محمد اقبال باجوہ ۔مبلغ سلسلہ ماریشس)

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت ہائے احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ر ستمبر کو اپنی اعلیٰ شاندار روایات کے ساتھ جلسہ گاہ واقع تغیف روزہل میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن اور انکی اہلیہ نے بھی شرکت کی۔

تیاری جلسہ

جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قریباً ڈیڑھ ماہ قبل ہی محترم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ ماریشس نے نیشنل عاملہ اور مبلغین کے ساتھ ایک میٹنگ میں افسر جلسہ سالانہ اور مختلف شعبہ جات کے نگران مقرر فرمائے اور انہیں اپنی ٹیمیں تشکیل دینے کی ہدایت فرمائی ۔ جلسہ سالانہ سے ایک روز قبل ۱۲ر ستمبر کو شام ۵بجے مرکزی نمائندہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد لندن نے تمام انتظامات کا جائزہ لیا۔ افسر جلسہ سالانہ مکرم حفیظ سوکیا صاحب اور مکرم امیر صاحب نے امام صاحب کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا ۔مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے اس موقع پر جملہ کارکنان کو ہدایات دینے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ امسال چونکہ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ ماریشس میں ۱۰ ممالک کے نمائندگان شرکت کررہے تھے۔ لہٰذا اُن کے لئے مناسب رہائش وغیرہ کا انتظام کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن
(۱۳ر ستمبر)

پروگرام کے مطابق امیر صاحب اور مرکزی نمائندہ ۰۵:۱بجے جلسہ گاہ میں پہنچے اور سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے ماریشس کا جھنڈا لہرایا اور مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی ۔ بعد ازاں مکرم عطاء المجیب صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔ خطبہ جمعہ کا Creole زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

اجلاس اول

جلسہ کے پہلے اجلاس کا باقاعدہ آغاز ۳:۲۵بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مختلف ملکوں سے موصول ہونے والے اجتماعی اور انفرادی پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ پیغامات کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کی ریکارڈنگ پیش کی گئی۔

دوسرا اجلاس

نماز مغرب و عشاء ادا کرنے کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی مستورات کے جلسہ گاہ میں منعقد ہوئی ۔ تلاوت اور نظم کے بعد نیشنل سیکرٹری تبلیغ بکرم نذیر احمد مکت صاحب نے "اسلام اور انسانی حقوق" کے موضوع پر تقریر کی۔

صدر مملکت ماریشس جلسہ سالانہ ماریشس کے موقعہ پر
مہمان خصوصی مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن کے ساتھ

جس کے بعد محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے جلسہ گاہ مستورات سے تمام حاضرین کو خطاب کیا جس میں آپ نے تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔

یہ خصوصی اجلاس اختتام کو پہنچا۔

تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن تیسرے اجلاس کی کارروائی ایک بجے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد شروع ہوئی ۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا اصلاحات لائے" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

خصوصی اجلاس

جلسہ سالانہ ماریشس کا خصوصی اجلاس عموماً ہفتہ کے روز ہی ہوا کرتا ہے جس میں ماریشس کے

صدر مملکت ماریشس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر Visitor's Book پر دستخط کر رہے ہیں

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن
(۱۴ر ستمبر)

بچوں کا اجلاس

صبح ساڑھے نو بجے بچوں کے لئے ایک اجلاس رکھا گیا تھا۔ جس میں ماریشس کے طول و عرض میں بسنے والے تمام بچے شامل ہوئے ۔ بچوں کی طرف سے پیش کئے جانے والے اس پروگرام میں مختلف پروگرام پیش کئے۔ اس موقع پر مہمان خصوصی نے بچوں کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز کی پابندی کریں، والدین کی اطاعت کریں اسی طرح جماعتی عہدیداروں کی بھی اطاعت کریں، دعا کی عادت ڈالیں، سچ بولیں اور کبھی کسی کی برائی نہ کریں۔ آخر پر محترم امام صاحب نے دعا کروائی اور یوں بچوں کا

صدر مملکت، وزیر اعظم اور دیگر وزراء اور اہم ملکی شخصیات کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

امسال یہ اجلاس ۳:۳۰ پر تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا اور ایک نظم پیش کی گئی۔ جس کے بعد ابتدائی تقریر میں محترم امیر صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت ماریشس کی پُر امن سرگرمیوں اور حکومت کے ساتھ تعاون کا ذکر فرمایا۔

امیر صاحب کی تقریر کے بعد صدر مملکت ماریشس جناب کائل اوہمن Kail Ohmann نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ آپ نے جماعتی نظام اور کام کی تعریف کی اور کہا کہ ماریشس میں مختلف مذہبی اعتقادات کے باوجود ماریشس قوم آج کی دنیا میں امن اور آزادی کی منفرد مثال ہے ۔

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

احباب جماعت احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔